صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 19 مارچ 2019ء بمطابق 11 رجب المرجب 1440ہجری بعد از دوپہر دو بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا O فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا O فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا O فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا O فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا O اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ O وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ O وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ O اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ O وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ O اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ۔

(ترجمہ): قسم ہے اُن (گھوڑوں) کی جو پھنکارے مارتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر (اپنی ٹاپوں سے) چنگاریاں جھاڑتے ہیں۔ پھر صبح سویرے چھاپہ مارتے ہیں۔ پھر اس موقع پر گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اِسی حالت میں کسی مجمع کے اندر جا گھستے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ اور وہ خود اِس پر گواہ ہے۔ اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔ تو کیا وہ اُس حقیقت کو نہیں جانتا جب قبروں میں جو کچھ (مدفون) ہے اُسے نکال لیا جائے گا۔ اور سینوں میں جو کچھ (مخفی) ہے اُسے برآمد کر کے اس کی جانچ پڑتال کی جائے گی؟ یقیناً اُن کا رب اُس روز اُن سے خوب باخبر ہو گا۔

و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب لیاقت خٹک، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فیصل امین خان گنڈا پور آج کے لئے، جناب ارشد ایوب خان، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فضل الٰہی، ایم پی اے آج کے لئے، میڈم مومنہ باسط، ایم پی اے آج کے لئے، جناب عاقب اللہ خان، ایم پی اے آج کے لئے، میڈم ساجدہ حنیف آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

جناب سپیکر: جی الحاج قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): محترم سپیکر! ابھی ابھی اطلاع آئی ہے کہ ناصر کیانی ناظم ہری پور کی اچانک Death ہو گئی ہے تو اس کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: ناصر کیانی، ڈسٹرکٹ ناظم ہری پور۔

وزیر خوراک: Young لڑکا تھا، ابھی اس کو Heart attack ہوا، اس کی Death ہو گئی، اس کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! دعا کرلیں۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Item No 5, Mian Nisar Gul, MPA, to move his call attention notice No. 246, in the House, lapsed. Miss Rehana Ismail, MPA, to move her call attention notice No. 269, in the House.

جناب سپیکر: مائیک کھولیں جی، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، جناب وزیر تو ہیں نہیں، کس کی توجہ مبذول کرائیں جناب سپیکر! کوئی منسٹر نہیں ہے؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جی میں ایک-----

جناب سپیکر: جی، دو منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! میں ریکویسٹ یہ کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: تین منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! میں ریکویسٹ یہ کر رہا ہوں، اگر وہ Specifically چاہتی ہیں کہ لوکل گورنمنٹ منسٹر جواب دیں تو وہ آرہے ہیں، اس پہ تھوڑا ٹائم لگے گا، پھر اس کو آپ پینڈنگ رکھ لیں۔

جناب سپیکر: تھوڑی دیر کے لئے پینڈنگ کر لیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: وہ آرہے ہیں، کیبنٹ میٹنگ تھی، وہ آجائیں تو اس کے بعد آپ کا یہ کال اٹینشن لے لیتے ہیں۔اکرم خان درانی صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ، میں تو جی دیکھ رہا ہوں، یہاں پر جو اسمبلی کا حال ہے، ٹھیک ہے اجلاس اپوزیشن نے بلایا ہے اور اس میں بھی صوبے کے حوالے سے وہ ضروری باتیں ہیں جو کہ میرے خیال میں اگر اپوزیشن کسی ایسے نکتے پر بات نہ کرے جو گورنمنٹ وہاں پر غلط کام کر رہی ہو یا اس کے لئے نشاندہی کریں یا صحیح کام کے لئے کوئی تھوڑی سی توجہ دلائے لیکن یہاں پر میں گورنمنٹ کی طرف سے بالکل کچھ دلچسپی نہیں دیکھ رہا ہوں تو مجھے افسوس ہے، سلطان صاحب ہمارے بڑے محترم ہیں لیکن جب وہ ہمیں ہاؤس میں ایشورنس دلاتے ہیں اور اس پر عمل نہ ہو تو پھر میرے خیال میں آپ کو میں نے کہا بھی تھا کچھ ایسے مسئلے ہیں، ہمارے ممبران کے کہ اس پر یہاں کمٹمنٹس ہیں منسٹر کے اور اس کے بعد اس پر عمل وہاں ڈیپارٹمنٹ نہیں کر رہا تو میرے خیال میں اس ایوان کی بے توقیری ہو رہی ہے۔تو پلیز! ایک تو آپ بھی ذرا وہ ایشورنس، آپ نے ہدایات بھی جو سیکرٹری صاحب کو دی تھیں، سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں لیکن میرے خیال میں ہمارے سیکرٹری صاحب کا بھی کچھ اس طرح حال ہے جس طرح گورنمنٹ کا حال ہے، تو کوئی اس طرح مجھے پذیرائی نظر نہیں آرہی اور کم از کم یہاں جو بات نہ مانیں اس پر کوئی کمٹمنٹ نہ کریں لیکن جب کمٹمنٹ کریں تو اس پر عمل کریں، چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں، کوئی اس طرح نہیں ہے، مطلب ہے کوئی اتنی بڑی بات ہو، اگر منسٹر کے لیول کی اتنی بھی عزت نہ ہو وہاں پر ڈیپارٹمنٹ میں، اور وہ روزانہ ہمیں یہاں پر جوابات بھی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے دیں

اور جب ہم اس سے بات کرتے ہیں کہ آپ نے یہاں پر میرے ممبرز کو یا پھر میری جو بات تھی اس کو منوا بھی نہ سکیں تو میرے خیال میں پھر یہ روزانہ کے اخراجات جو ہیں، ٹی اے ڈی اے ہے، بہت زیادہ اخراجات اس اسمبلی پر ہو رہے ہیں اور ابھی تو اے ڈی پی اور قبائلی علاقوں پر بھی بات ہو گی، ہمارا حال یہ ہے چار مہینے آٹھ مہینے ہو گئے ہیں، اے ڈی پی کی ایک مد بھی ڈسکس نہیں ہوئی، اس پر کوئی بات بھی نہیں ہوئی ہے، کوئی سکیم شروع میں پی سی ون اور پی اینڈ ڈی تک پہنچی بھی نہیں ہے، تو میرے خیال میں بجٹ کا پاس ہونا، اس کے بعد پھر اس پر عمل نہ کرنا، یہ عجیب سی صورتحال میں دیکھ رہا ہوں جو کہ سپیکر صاحب! انتہائی مایوس کن ہے اور آپ سے یہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ اس مایوس کن حالات کو آپ کوشش کریں گے کہ اس کو درستگی کی طرف لے آئیں۔

جناب سپیکر: میں نے کل اور آج بھی چیف منسٹر صاحب سے بات کی تھی اور کیبنٹ کا جو، انہوں نے کہا ہے کہ کیبنٹ کی Daily attendance مجھے بھیجیں تو میں اپنے سیکرٹریٹ کو ہدایت جاری کرتا ہوں کہ کیبنٹ کے جو ممبر آئیں، ان کے نام ڈیلی بھیج دیا کریں چیف منسٹر صاحب کو اور میں نے یہ بھی ہدایت کی تھی کہ مجھے لسٹ دی جائے کہ جن منسٹرز نے ایشورنس دلوائی ہیں، آج مجھے ہر صورت وہ لسٹ Provide کریں۔ جی لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): بہت شکریہ، مسٹر سپیکر سر، میں Short، اتنی اس میں خوا مخوا ڈیبیٹ کی بھی ضرورت نہیں ہے لیکن چونکہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن جب کوئی پوائنٹ اٹھاتے ہیں تو اس کو Respond کرنا اور حکومت کے ہر ممبر کے پوائنٹ کو Respond کرنا پڑتا ہے لیکن آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں، سر! ایک تو یہ ہے کہ لاء یا رولز یا آئین جو ہے، وہ یہی ہے کہ کیبنٹ کی Collective responsibility ہوتی ہے تو یہاں پر جو بھی منسٹر ہو گا تو He or she can respond on any point، وہ گورنمنٹ کی صوابدید ہے کہ کس منسٹر کو کیا ذمہ داری دے؟ پہلے نمبر پر بات تو یہ ہو گئی سر، دوسرا یہ ہے کہ جو ایشورنس اس فلور آف دی ہاؤس پر دی جاتی ہے تو اس کو پورا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، تو میں ریکویسٹ یہی کروں گا قائد حزب اختلاف سے کہ اگر Specific ایسی کوئی چیزیں ہیں جو ریکارڈ پر ان کی ایشورنس دی گئی ہے تو وہ سامنے لائیں، اگر کسی نے ایشورنس دی بھی ہے اور پھر اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے تو Obviously پھر اس Implementing department، اس کے سیکرٹری یا اس کے جو آفیشلز ہیں، ان کے خلاف پھر جو

گورنمنٹ کی کارروائی ہو گی وہ تو پھر ضرور عمل میں لائی جائے گی تو سر، یہ دو پوائنٹس میں کلئیر کرنا چاہ رہا تھا کیونکہ یہ ہاؤس اس صوبے کا بڑا جرگہ ہے، یہ Representative House ہے اور یہاں پر جو ایشورنس دلائی جاتی ہے، جو بات کی جاتی ہے، اس کو پورا ہونا پڑتا ہے، تو میں Rest assured میں سارے ممبرز کو، صرف اپوزیشن نہیں ٹریژری کے بھی جتنے ممبرز ہیں، جو بھی ایشورنس پوری نہ ہو، آپ Pinpoint کریں، اس آفیشل کے خلاف جس کا Implement کرنا اس کی ذمہ داری تھی یا ہے، تو سر، آپ تو اپنے طور پر کسٹوڈین آف دی ہاؤس کی حیثیت سے اس کے Follow up کریں لیکن گورنمنٹ بھی ایسے آفیسر کے خلاف پھر جو بھی کارروائی ہو گی، وہ ضرور کرے گے جی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے اچھی بات کہی کہ Specifically اگر اس طرح کی کوئی بات ہو تو میرے خیال میں لیڈر آف دی اپوزیشن نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا کہ بنوں سے ایجوکیشن کا ایک ایس ڈی او تین دفعہ ٹرانسفر ہوا اور آپ نے فلور آف دی ہاؤس Assure کرایا تھا، Secondly کل بھی Spouse policy کے حوالے سے میں نے ایک Point raise کیا تھا اور مشیر صاحب نے گول مول جواب دے دیا، اس کو میں ایشورنس Consider تو نہیں کر سکتا لیکن کرک ضلع سے Spouse policy کی Violation ہوئی تھی اور ایک مہینے میں دو دفعہ اسی ایس ڈی او کو ٹرانسفر کر دیا اور اسی ٹرانسفر کی ایشورنس بھی لاء منسٹر صاحب نے فلور آف دی ہاؤس دلائی تھی لیکن ابھی تک وہ ٹرانسفر واپس نہیں ہوا۔ تیسری بات جناب سپیکر، پشاور یونیورسٹی میں نگہت اورکزئی صاحبہ نے Issue raise کیا تھا، اس پر یہاں پارلیمانی کمیٹی بنی، اس کمیٹی کے مختلف اجلاس منعقد ہوئے، منسٹر لاء خود تقریباً سارے اجلاسوں میں شریک رہے، پھر Collectively ساری کمیٹی نے سفارشات دیں، ہم سارے وزیر اعلیٰ کے آفس میں ان کے ہاؤس میں گئے اور ہم نے ان کو Present کیا اور ہمیں یقین دلایا گیا، ادھر بھی اور فلور آف دی ہاؤس بھی، کیا آج میں پوچھ سکتا ہوں کہ دو مہینے تو اسی رپورٹ کی تیاری پر لگے، ڈیڑھ مہینہ یا دو مہینے، وزیر اعلیٰ صاحب کو جو ہم نے سفارشات حوالے کیں، وہ سفارشات اپوزیشن اور حکومتی ممبران کی متفقہ سفارشات تھیں، گورنر صاحب کی انسپکشن ٹیم نے ان کی انکوائری کی تھی، ہم تمام ممبران یونیورسٹی بھی گئے، وہاں پر خود Investigate کیا، ان لوگوں سے Personal hearing بھی کی، کیا میں پوچھ سکتا ہوں، وہ یہ مجھے دے سکتے ہیں، وزیر قانون صاحب؟

جناب سپیکر: ایسا ہے کہ میں نے آج ان کو کہہ دیا ہے کہ مجھے جتنی ایشورنسز ہیں، ان کی ڈیٹیل Provide کریں اور میں خود ان کو دیکھوں گا اور میں خود ان پر ان شاء اللہ عمل کرواؤں گا۔

Item No. 7: Introduction.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر، میں ایجنڈے کا ٹائم نہیں لینا چاہ رہا ہوں، میں بار بار خود بھی یہ ریکویسٹ سب سے کرتا ہوں کہ Lengthy debate سے ایجنڈا رہ جاتا ہے لیکن دو چیزیں بڑی Important point out ہوئی ہیں، ایک تو جو دو ٹرانسفرز تھے، ایک بابک صاحب نے اور ایک لیڈر آف دی اپوزیشن نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا وہ تو Already میں نے، چونکہ Implementing department, Education Department ہے، میں نے دے دی ہیں۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی: اور سر! مجھے پورا ہونے دیں، جہاں تک بات Implementation کی ہے تو آپ مجھے آج کا دن دے دیں، کل میں ہاؤس میں آپ کو اس کی پوری Implementation، بتادوں گا، جو بھی ہو (تالیاں) سر، دوسری بات جو یونیورسٹی میں کمیٹی بنی تھی تو سر، یہ دیکھیں میرے پاس وہ رپورٹ سامنے پڑی ہوئی ہے اور اس پر ہم سب نے بڑی محنت کی ہے، بابک صاحب اور سارے ممبرز کو میں Appreciate کرتا ہوں، آج میں نے کیبنٹ میں سی ایم صاحب سے یہ بات اٹھائی ہے کہ چونکہ ہم نے تو رپورٹ ڈیڑھ مہینہ ہوا ہے کہ ہم نے رپورٹ جمع کرا دی ہے تو سر، وہ آج Publish ہو جائے گی، یہ جو ہماری رپورٹ ہے It will be published from the CM secretariat اور اس کے اوپر جو بھی ہم نے سفارشات دی ہیں تو ان شاء اللہ اس کے اوپر آج یا زیادہ سے زیادہ کل تک سی ایم کی طرف سے ڈائریکشنز بھی آ جائیں گی تو صرف میں یہ چاہ رہا تھا کہ Up to date information ہیں، میں ہاؤس کے سامنے رکھ لوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: یہ ایشورنسز کی لسٹ بھی مجھے مل چکی ہے، ایجنڈے کی طرف جاتے ہیں، میں ایک ایسا میکنزم یہاں پر بنا رہا ہوں کہ جو بھی منسٹر ایشورنس دیتے ہیں اس کا Follow up میرا سیکرٹریٹ بھی کرے گا تاکہ ہمارے پاس اس کا پورا ریکارڈ ہو۔

(تالیاں)

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 7. The honorable Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill, 2019, in the House. Law Minister.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی کے لئے اقدامات پر بحث

Mr. Speaker: Item No. 8. Discussion on the Steps taken for Rehabilitation of Damaged Infrastructure of the Tribal Districts. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آج بحث ہے قبائلی علاقوں کی امن و امان وہاں پر ڈیویلپمنٹ اور ان کو جو صوبے میں شامل کیا گیا ہے، تو تھوڑی سی میں تفصیل سے اس پر بات کروں گا، ابھی چونکہ ہم قبائلی علاقہ کہہ دیں۔

جناب سپیکر: اس آئٹم کو کون سے منسٹر صاحب Conclude کریں گے تاکہ وہ Notes لیں، لاء منسٹر آپ ہی کریں گے؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جی سر، میں کروں گا۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ پھر Notce لیتے رہیں، جی درانی صاحب! میری ایک تجویز ہے کہ 8 اور 9 پر ایک ساتھ بحث کریں، چونکہ Discussion on Annual Development Programme ہے اس میں۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: Annual، اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں اور باقی میرے اپوزیشن کے دوست بھی سمجھتے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جو بھی ممبر بات کرتا ہے۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں اپوزیشن کی رائے یہ ہے کہ ہم قبائلی علاقوں پر بات کریں گے اور وہ جب ختم ہو جائے، تو اے ڈی پی پر بھی وہ کر لیں گے۔

سید محمد اشتیاق(وزیر ماحولیات): 8 اور 9 دونوں ایک جیسے ہیں۔

جناب سپیکر: Similarity ہے اس لیے ہم کہہ رہے ہیں کہ وقت بچ جائے گا۔

قائد حزب اختلاف: تھوڑا سا ہم یہ قبائلی علاقوں کو اہمیت دینا چاہتے ہیں، اس لیے ہم اس کو الگ رکھنا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ کی توجہ ادھر ہو جائے۔

جناب سپیکر: چلو، اچھا ٹھیک ہے جی، آئٹم نمبر 8۔

قائد حزب اختلاف: ابھی ایک عجیب سی صورتحال ہے کہ میں اس کو وہی قبائلی علاقہ جات کہوں یا جو سات ایجنسیز ہیں، ان کو مکمل صوبے کا حصہ قرار دوں یا ہر ایک کو ضلع کا کہہ دوں؟ کچھ کنفیوژن ہے۔ دوسرا یہ کہ جمعیت علماء اسلام کا ایک مؤقف تھا کہ سب سے پہلے قبائلی علاقوں میں جو صحت اور تعلیم کی کمی ہے، وہاں پر جنگ کی صورتحال کی وجہ سے پورا علاقہ کھنڈرات میں تبدیل ہوا، اس کے بازار اجڑ گئے ہیں، گھر اجڑ گئے ہیں اور وہاں پر پوری آبادی نقل مکانی پر مجبور ہوئی، گھربار کو خیرباد کہہ دیا اور وہ لوگ جو ایسے قلعے میں رہتے تھے کہ ان کی خواتین کو ہوا کے بغیر وہاں پر پرندے نے بھی نہیں دیکھا تھا، صرف اوپر سے ہوا لگتی تھی، ان خواتین کو جس طریقے سے وہاں سے نکالا گیا اور انہوں نے شہروں میں، دیہاتوں میں اور جو بھی ضلع جس طرح ہمارا شمالی وزیرستان ہے، وہ بنوں کے ساتھ تھا، ساؤتھ وزیرستان ٹانک کے ساتھ تھا، مہمند چارسدہ اور باجوڑ ملاکنڈ کے ساتھ تھا، تو اپنے لوگوں نے اس کو بڑا سہارا دیا اور ان لوگوں نے کوشش کی اور اس طرح مثالیں بھی ہیں کہ اگر کسی کے دو گھر ہیں، دو بھائی رہ رہے ہیں تو وہ ایک گھر میں ہو گئے اور ان کو ایک گھر خالی کر کے دیئے اور حجرے بھی دے دیئے، سکول بھی ہم نے دے دیئے، ہاسپٹل بھی دے دیئے، ہمارے جمعیت علماء اسلام کا مؤقف یہ تھا کہ سب سے پہلے ان کو دوبارہ آباد کیا جائے، ان کے جو گھر تباہ ہوئے ہیں، ان کو معاوضہ دے کر ان کے گھروں کو ٹھیک کیا جائے، وہاں پر جو بازار اجڑ گئے ہیں، ان بازاروں کی از سر نو تعمیر کی جائے اور آپ جب اس کو بندوبستی علاقہ قرار دیں گے تو اس کے لئے وہاں پر ایڈمنسٹریشن کے انتظامات پہلے ہونے چاہئیں، وہاں پر اگر آپ ڈی پی او کو لگاتے ہیں تو ڈی پی او کا ایک دفتر بھی ہونا چاہیئے، اگر آپ وہاں سیشن جج لگاتے ہیں تو سیشن جج کا ایک آفس ہونا چاہیئے، عدالت بھی ہونی چاہیئے اور جس طرح بندوبستی علاقوں میں بے شمار انتظامات ہیں وہ قبائلی علاقوں میں نہیں ہیں اور اس کے لئے وہاں پر انتظام بھی نہیں ہیں کہ اگر کسی کو آپ ٹرانسفر کریں، ابھی چونکہ کچھ پوسٹیں ہوئی ہیں اور ٹرانسفرز ہو رہی ہیں، تو اب بھی جب کوئی شمالی وزیرستان کے

سیشن جج عدالت میں تبدیل کرتے ہیں تو وہ بنوں میں بیٹھتے ہیں، تو میران شاہ سے ایک آدمی دوبارہ بنوں آئے گا، پہلے تو ان لوگوں کو پھر بھی وہاں یہ سہولت تھی کہ پولیٹیکل ایجنٹ اور وہاں پر کمشنر کے دفاتر میں ان کے کچھ فیصلے، جس طرح بھی ہو رہے تھے، تو اتنی جلدی میں فیصلہ کر کے ہمیں یقین نہیں آرہا تھا، چونکہ میں خود بھی مرکز میں اس کمیٹی میں جمیعت علمائے اسلام کی طرف سے ممبر تھا، میری وہاں پر وزیر داخلہ اور وہاں پر جو بھی ذمہ دار لوگ تھے ان کے ساتھ میٹنگ ہو رہی تھی، ہمارے ساتھ ان کی کمٹمنٹ بھی ہوئی کہ پانچ سال تک ہم وہاں پر ڈیویلپمنٹ کریں گے، تعلیم پوری کریں گے، یونیورسٹی بھی دیں گے، کالج بھی دیں گے، میڈیکل کالج بھی دے دیں گے، روڈ بھی ٹھیک کریں گے اور پانچ سال بعد ہم قبائلی عوام سے پوچھیں گے کہ وہ بندوبستی علاقے میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا اپنا صوبہ لینا چاہتے ہیں، ہمیشہ دنیا کا طریقہ کار یہ ہے کہ جس عوام کے بارے میں، آبادی کے بارے میں آپ جو بھی فیصلہ کریں گے تو ان لوگوں کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے لیکن یہاں پر ان لوگوں کی رائے کا احترام نہیں کیا گیا ابھی جی، وہاں پر لوگ اتنے تکلیف میں ہیں، ہم تو ساتھ رہنے والے لوگ ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ داریاں بھی ہیں، جب وہ لوگ آتے ہیں اور اپنی تکالیف جب بیان کرتے ہیں تو یقین جانیئے آدمی کو رونا آتا ہے، ابھی وہاں پر کچھ جگہوں پر تو دوبارہ مارکیٹیں آباد کی گئی ہیں، لیکن ابھی یہ ہے کہ وہاں پہ یہ اصلی مالک ہے یا نہیں، اس میں کوئی غلطی نہ ہو، اس میں دیر ہو رہی ہے، وہاں پر لوگوں کو الاٹمنٹ نہیں ہو رہی ہے، تو میری تجویز ہوگی کہ سب سے پہلے جو بازار بن گئے ہیں اور جس کا بھی Right ہے اس کو دینا ہے، اور وہاں پر انہوں نے ضرور یہ دیکھا ہوگا کہ یہ فلانے کی دوکان تھی اور یہ پراپرٹی فلانے کو دینا ہے۔ دوسری کمٹمنٹ یہ تھی کہ قبائلی علاقے کے لوگوں کی جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں ان کو دوبارہ گھر بنانے کے لئے پیسے دیں گے۔ آج کا اخبار آپ دیکھیں غالباً اوصاف ہے کہ شمالی وزیرستان کے کافی لوگ کل سے سڑکوں پر ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ خدا کے لئے وہ کمٹمنٹ ہمارے ساتھ پوری کریں، جو ہمارا تباہ حال انفراسٹرکچر ہے، اس کے لئے جو پیسے ہیں وہ ہمیں دے دیں، ابھی تک لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب نے کل یا پرسوں غالباً باجوڑ میں دو ارب روپے کا اعلان کیا ہے اور آج کے اخبار میں ہے کہ ڈیویلپمنٹ پر ایک سو ارب روپے سالانہ قبائلی علاقوں پر خرچ ہوں گے۔ فیصلہ یہ تھا کہ NFC کے 3 % ہم قبائلی علاقوں کو دیں گے، اس پر وہاں اس کی ڈیویلپمنٹ ہوگی، اس کے علاوہ قبائلی علاقوں کا جو پہلے سے فنڈ تھا، وہ تو ہے لیکن وہ پورا نہیں ہو رہا تھا، میرے خیال میں ابھی تک تین دفعہ NFC پر

میٹنگز ہوئی ہیں، کوئی صوبہ تین فیصد دینے پر تیار نہیں ہیں، کمٹمنٹس کے مطابق ہم NFC سے تین فیصد دیں گے لیکن اس پر ابھی گورنمنٹ کچھ عمل نہیں کر رہا ہے، تو پھر مجھے یہ بھی بتادیا جائے کہ اگر NFC میں صوبہ سندھ، پنجاب یا بلوچستان یہ انکار کر دے کہ ہم اس کے ساتھ متفق نہیں ہیں، تو پھر وہ فیصلہ تو NFC میں ہو نہیں سکتا، جس کے لئے پہلے سے انتظام کیا گیا ہے کہ ہم NFC میں تین فیصد دیں گے اور پھر اس پر ڈیویلپمنٹ کریں گے، تو میرے خیال میں ابھی تک اس پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے اور یہ بھی بتایا جائے کہ پرسوں پرائم منسٹر نے سوارب کا جو اعلان کیا ہے،اس میں دوارب باجوڑ کو بھی دیئے ہیں، یہ کس مد سے ہیں؟ وزیراعظم نے وہی شیڈول جو پہلے سے تھا یا کوئی نئے پروگرام میں قبائلی علاقوں کے لئے ایک سوارب روپے کا انتظام کیا ہے، چونکہ مجھے جو معلومات ہیں وہ یہ ہے کہ ابھی قومی اسمبلی کے ممبران کو پندرہ پندرہ کروڑ روپے دے رہے ہیں لیکن وزیراعظم کے پاس اس کے لئے پیسے نہیں ہیں اور وہ سی پیک کے فنڈ سے کٹوتی کر رہے ہیں، جو سی پیک کے ہیں، جس پر وہاں کے مقامی ایم این ایز ہائی کورٹ میں گئے ہیں اور کل اطہر من اللہ کے سامنے وہ پیش بھی ہوئے تھے، ابھی یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس ایم این اے کے لئے پندرہ کروڑ روپے کا بندوبست نہیں ہیں اور وہ کمٹمنٹس جو چائنیز گورنمنٹ کے ساتھ ہمارا سی پیک پر ہے، آپ اس کی میرے خیال میں نفی کر رہے ہیں، کیونکہ جو کمٹمنٹس، جو پیسے ہم نے دیئے ہیں اور اتنے پیسے چائنیز گورنمنٹ نے بھی دیئے ہیں تو پھر سی پیک کے وہ منصوبے ادھورے پڑ جائیں گے، تو یہ بھی سلطان صاحب، لاء منسٹر ذرا نوٹ کر لیں کہ یہ سوارب روپے پرائم منسٹر صاحب کدھر سے دے رہے ہیں، آیا یہ اس طرح اعلانات تو نہیں ہیں؟ جس طرح پچھلی حکومت میں یہاں پر اے ڈی پی کا سائز بڑھا دیا گیا اور ابھی میں جب اے ڈی پی پر آؤں گا تو آپ کو ایسے منصوبے بتاؤں گا کہ پچیس سال کے بعد بھی وہ پورے ہونے والے نہیں ہیں، لیکن اس پر آغاز ہوا ہے وہ تو اے ڈی پی کا حصہ ہے، اس لیے میں چاہوں گا کہ جو حال قبائلی علاقوں کا تھا وہ بھی ختم ہو گیا، موجودہ ہمارے پاس کوئی سسٹم بھی نہیں ہے، یقین جانیئے اتنی تکلیف ہے، میں جب ہوم سیکرٹری کو ٹیلی فون کرتا ہوں، آئی جی کو کرتا ہوں یا آئی جی، ایف سی کو کرتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ قبائلی علاقوں پر ہوم ڈیپارٹمنٹ میں میٹنگ ہے، جب ہم پوچھتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ کیبنٹ کے ایجنڈے پر قبائلی علاقوں کا وہ ہے، لیکن اس سے کچھ نکل نہیں رہا ہے، ایک طرف صوبے میں پولیس ہے، اگر وہ اس صوبے کا حصہ ہے اور دوسری طرف ادھر گورنر صاحب کہہ رہے ہیں کہ نہیں وہاں پر لیویز ہو گی، یہ کس طرح دو سلسلے آپ چلائیں گے؟ اخبارات میں

آپ دیکھیں، قبائلی علاقوں کے سارے خاصہ دار روڈوں پر احتجاج پر ہیں، پوری لیوی بھی احتجاج پر ہے وہ پولیس میں ضم نہیں ہونا چاہتے، خاصہ دار کا جو مقام ہے وہ اسی پر رہنا چاہتے ہیں، تو یہ بھی ہمیں بتائیں کہ وہاں پر لیویز، پولیس اور خاصہ دار کا کیا ہو گا؟ اور وہاں پر 'لونگی سستم'، 'ملکی' ہے، وہاں کے رہنے والے لوگوں کی ایک طبقے کے لئے کچھ مراعات ہیں، جو حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اس کو 'لونگی ملکی' ملی ہے، جب یہ سیٹل ہو جائے، تو وہ ساری ختم ہو جائے گی، وہاں پر اس کے بدلے میں حکومت ان کو کیا دے رہے ہے؟ جب یہ صوبے میں ضم ہو جائیں، تو اگلی دفعہ اس کا سینیٹ بھی نہیں ہو گا، اس کے جو سینیٹرز ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ دوسرا یہ بتایا جائے کہ ہر ایک میڈیکل کالج، یونیورسٹی اور ہر جگہ پر اس کی سکالر شپ تھی، اس سکالر شپ کا کیا ہو گا، جب وہ بندوبستی علاقے میں شامل ہو جائیں گے؟ اور یہ بھی مجھے بتایا جائے کہ ابھی اس کا پٹوار سسٹم نہیں، وہاں پر پٹواری نہیں ہے اور ابھی جائیداد کے معاملات آئیں گے، تو جب پٹواری نہیں ہے، پٹوار سسٹم نہیں ہے۔ اگر زمین پر تنازع ہو جائے تو اس کی نشاندہی کون کرے گا؟ کہ یہ زمین کس کی ہے اور کس کی نہیں، بندوبست پر بھی مجھے ذرا بتایا جائے کہ اس کے لئے ابھی کیا ہے؟ اگر کہیں پر مسئلہ بنے کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ زمین میری ہے اور دوسرا کہے ہے کہ میری ہے تو اس پر جو جھگڑے ہوں گے، تو اس کے لئے ان کے پاس کیا طریقہ کار ہے؟ وہ بھی ذرا بتایا جائے۔ قبائلی علاقوں میں پہلے سے بھی کچھ نہیں تھا، تعلیم کا فقدان تھا، صحت کا فقدان تھا، وہاں پر دس پندرہ سال کی لڑائی سے جو تباہی ہوئی، وہاں پر باغات ہوا کرتے تھے، بہت اچھے اچھے پھل ہمارے شمالی وزیرستان، ساؤتھ وزیرستان اور باجوڑ سے آتے تھے وہ باغات بھی اجڑ گئے، ٹیوب ویل ناکارہ ہو گئے۔ کمٹمنٹس گورنمنٹ کی یہ تھی کہ ٹیوب ویل کو دوبارہ بحال کریں گے، جو باغات اجڑ گئے ہیں اس کا معاوضہ بھی دیں گے اور اس کے لئے ہم پودے بھی لگا دیں گے، ان پودوں پر جو اخراجات آئیں گے، وہ بھی گورنمنٹ برداشت کرے گی، چونکہ جس طرح گھر اجڑ گئے ہیں، اسی طرح وہاں پر باغات اجڑ گئے ہیں، جس طرح باغات اجڑ گئے ہیں، اس طرح وہاں پر ٹیوب ویل سسٹم ختم ہو گیا ہے، جہاں پر تھوڑا سا نہری سسٹم تھا وہ بھی مکمل طور پر تباہ ہوا ہے، تو ابھی جو کچھ وہاں پر ہو رہا ہے، تو وہ بھی تھوڑا سا ہمیں بتایا جائے۔ دوسرا یہ کہ وہاں کے لوگوں کے گھروں سے اسلحہ، ٹھیک ہے جی، ہم بھی چاہتے ہیں کہ غیر قانونی اسلحہ نہ ہوں، لیکن وہاں پر حال یہ ہے کہ یہ لوگ جب واپس اپنے گھروں کو جائیں گے اور اپنے گھروں میں ہوتے ہیں، تو رات کو ان کے گھروں میں لوگ آجاتے ہیں اور ان کو اپنے گھروں میں قتل کرتے ہیں اور

ان بیچاروں کے پاس اپنی جان بچانے کے لئے کچھ نہیں بھی ہوتا، اگر ناجائز اسلحہ ان سے لیا گیا ہے تو لائسنس دار اسلحہ جو ممنوعہ بور نہیں ہے، ان لوگوں کو فی الحال اتنا لائسنس دے دی جائے کہ اگر اس کے گھر میں کوئی داخل ہو رہا ہو اور اس کے گھر کی بے عزتی ہو رہی ہو، اور وہ اپنے گھر کے اندر قتل ہو رہا ہو، تو کم از کم ان کی سیکورٹی کے لئے اتنا لائسنس تو دے دیں کہ بیچارہ وہ اپنے گھر کی رکھوالی تو کر سکے۔ ابھی یہ ہے کہ جو غلط لوگ ہیں وہ تو چھپ چھپ کے کہیں سے بھی آ سکتے ہیں، لیکن جو شریف لوگ گھروں میں ہیں ان کے لئے بھی کوئی منصوبہ بندی ہونی چاہیئے، ان کو اپنی حفاظت کے لئے بارہ بور یا پسٹل کا لائسنس دینا چاہیئے، یا اس کے لئے تھری ناٹ تھری جو ممنوعہ بور نہیں ہے، تو یہ ساری وہ چیزیں ہیں کہ اس کو اگر ہم، کیونکہ یہ اسمبلی بھی ان چیزوں پر بات کرنے کی مجاز ہے، اور ان لوگوں کی توقع بھی ہے کہ چونکہ ابھی ان کے اپنے ممبران اسمبلی نہیں ہیں، ہم ان کے ممبران اسمبلی ہیں، تو میرے خیال میں جو پانچ چھ سات سوالات میں نے کئے ہیں، تو اس پر ہمیں تفصیل سے بتایا جائے کہ میران شاہ، میر علی اور ہر ایک ایجنسی میں سیشن جج کب جائے گا، وہاں پر ڈی پی او کب جائے گا اور اگر پانچ یا دس سال تک شمالی وزیرستان کے لوگ بنوں آئیں گے، ساؤتھ وزیرستان کے لوگ ٹانک ڈی آئی خان آئیں گے، مہمند کے لوگ چارسدہ آئیں گے، باجوڑ کے لوگ ملاکنڈ آئیں گے، تو پھر یہ کس طرح منصوبہ بندی کی ہے، میں آج آخر میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں، کہ جو جلد بازی تھی وہ ٹھیک نہیں تھی اور جمیعت علمائے اسلام کا جو موقف تھا کہ اس کو رفتہ رفتہ بتدریج کرے، پہلے وہاں انتظامات کریں، وہاں پر ڈیویلپمنٹ کریں، ابھی یہ لوگ امتحانات میں سیٹل لوگوں کے ساتھ مقابلے میں آئیں گے، جب امتحانات میں آئیں گے، تو میرے جمرود قبائلی علاقے کا لڑکا پشاور کے لڑکے کے ساتھ کس طرح Exam میں مقابلہ کریگا، جب انٹرویو کے لئے آئے گا اور اس کی پوسٹیں ہوں گی، تو جمرود اور لنڈی کوتل کے لڑکے پشاور کے ایک تعلیم یافتہ لڑکے کے ساتھ کس طرح امتحان میں برابری پر جائیں گے، وہاں پر میڈیکل کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اعلانات ہوئے ہیں، لیکن صرف کاغذوں میں ہیں، ابھی تک ایک ذرا برابر بھی عملی کام نہیں ہوا، تو ہم چاہیں گے کہ ان لوگوں کے لئے حکومت فوری طور پر، جس طرح جلدی میں انہوں نے ان کو بندوبستی علاقہ میں شامل کیا، اس طرح جلدی میں وہاں پر کام بھی شروع کیا جائے، تاکہ وہ بیچارے مظلوم لوگ جو تکلیف میں ہیں اور انہوں نے جو قربانیاں دی ہیں، اپنے گھر بار چھوڑ کر اس پاکستان کے لئے، تو ان کو اس کا صلہ ضرور دینا چاہیئے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سپیکر صاحب، مہربانی۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، سردار حسین بابک صاحب، آنربیل ایم پی اے۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر! سپیکر صاحب، ستاسو ډیره زیاته شکریه چې نن ډیره اهمه موضوع زمونږه د ایجنډے برخه ده او بیا محترم لیډر آف اپوزیشن صاحب تقریباً تقریباً د ټولو مشکلاتو او مسئلو احاطه اوکړه۔ جناب سپیکر! او بالکل څنګه چې درانی صاحب خبره اوکړه، د فاټا انضمام په حواله باندې، دوه جماعتونه داسې وو چې د هغوی اختلاف وو، د هغوی تحفظات وو او ظاهره خبره ده دلته خو هر جماعت ته په فیصلو کښې خپل اختیار حاصل دے، جمعیت علماء اسلام او پختونخوا ملی عوامی پارټئ، دا دوه واحدې پارټئ وئے چې هغوی ته په انضمام باندې اختلاف وو، باقی خو چې څومره مذهبی او سیاسی جماعتونه وو هغوی ټولو د انضمام په حق کښې وو، او جناب سپیکر! دا ډیر لوئې کار شوے دے د هغې وجه دا ده چې اویا کاله، 1947 کښې دا ملک جوړ شوے دے، اویا کاله قبائلی څومره علاقه چې وه دا Buffer zone وو، او بیا ظاهره خبره ده چې د هر ریاست خپله پالیسی وی، یا دهغوی ضرورت وی زمونږ د پاکستان د Strategic depth د پالیسئ د لاندې دا Buffer zone وو، او دا ډیره لویه بدقسمتی وه څنګه چې درانی صاحب خبره اوکړه چې باجوړ دیر سره لګیدلے دے، مهمند پیښور سره لګیدلے دے، بیا مهمند چارسدې سره او خیبر پیښور سره یو لویه سلسله تر وزیرستانه او ډی آئی خان پورې رسیدلې ده، جناب سپیکر! او ډیره لویه بدقسمتی ده چې ټول عمر جناب سپیکر! ستاسو هم په نوټس کښې ده چې دلته خو د دنیا نه دهشت ګرد را جمع شوی وو، د دنیا نه اویا را جمع کړے شوې وو، دا هم قابل بحث خبره ده، او ټول عمر هغه غریبانان چې څنګه درانی صاحب خبره اوکړه چې د تعلیم او صحت سهولت هلته موجود نه وو، د جوند چې کوم ضروریات دی، آئین هلته لاګو نه وو، د پاکستان قانون چې دے، هغه په هغه شکل کښې لاګو نه وو، تور قانون چې به ئے ورته وائیلو، یعنی د "ایف سی آر" قانون د لاندې هغه خلقو دومره موده تیره کړه، او بیا د دهشت ګردئی دا آخری جهټکا چې راغله جناب سپیکر، په لاکهونو کورنئی، په لاکهونو خلق نن هم د پاکستان په کونه کونه کښې هغه کډوال دی او هغه د خپلو کورونو نه بهر دی۔ جناب سپیکر، او بیا دې دهشت

گرد ئی خو د ومره تباهی را وړه هلته چې کوم آپریشنونه اوشو، چې د خلقو ذاتی املاک، زراعت، کورونه د خلقو تباه شو۔ جناب سپیکر! او صرف په وزیرستان میر علی او میران شاه کښې نولس زره د وکانونه دا مکمل تباه شو، او دغه سې کورونه تباه شو، مارکیټونه تباه شو، او د هغه آپریشن نه پس بیا ډیره د افسوس خبره دا ده چې په قبائلی سیمه کښې کوم کورونه کومې ودانئی دا تباه شوی، د هغه تباه حاله ودانو که دا د وکانونه وو، که مارکیټونه وو، که حجرے وې که جماتونه وو، او که مدرسې وې۔ جناب سپیکر! د هغې ښختې او سریا چې وه دا هم نیلام شوه، او بیا د هغې نه پس جناب سپیکر! چې کله آئینی تقاضه پوره کیده، مردم شماری کیده نو په هغې کښې دومره ظلم اوشو چې په لاکهونو تعداد کښې قبائلی سیمه کښې چې کوم خلق پاتې کیږی۔ جناب سپیکر! هغه د پاکستان چې کومه قانونی او آئینی شماره مردم شماری کیږی، د هغې نه هم بهر شو او جناب سپیکر، دا خو ستاسو هم په نوټس کښې ده چې دلته د وسائلو تقسیم چې دے، ظاهره خبره ده هغې کښې د آبادئی یوه خپله برخه ده، د غربت پکښې خپله برخه ده، پیداوارې یونټې یا صوبه چې وی، د هغې خپله برخه وی، که جناب سپیکر! دې ټول ته زیاتے یا نقصان که ورته او وایو نو دا جناب سپیکر! د غلته شوے دے او زه د موجوده حکومت شکریه هم ادا کومه چې ما دلته د بجټ سپیچ کښې کله چې قبائلی سیمه آئینی طور ضم شوه او زمونږ د صوبے په بجټ کښې د قبائلو د ډیویلپمنټ د پاره سکیمز ریفلیکټ نشو، بجټ ایلوکیټ نه شو نو ما دا سوال هغه ټائم کښې هم را پورته کړے وو، چې دا به څنګه ممکنه وی چې دا اوس د صوبے برخه شوه هلته چې کوم ډیویلپمنټ کیږې دا به څنګه کیږې، او ما ورسره دا تجویز هم ورکړے وو، چې په قبائلی سیمه کښې د ترقئی په عمل کښې حکومت څه هم کول غواړی، پکار دا ده چې د هغو خلقو نه مشاورت واخلی، او پرون ما د وزیر اعلیٰ صاحب تقریر واوریدو، نو زه د وزیر اعلیٰ شکریه ادا کوم چې زمونږ هغه تجویز ته ئے تقویت ورکړے دے، او هغه خلقو له ئے ټائم ورکړے دے، او د هغه قبائلی سیمے د مشرانو او منتخبو نمائندګانو او د ټول ستیک هولډرز په مشاورت باندې به هلته هغه ترقیاتی عمل به مخکښې رسئی۔ جناب سپیکر! چې نن هم مونږ سوچ اوکوو، نو په زرګونو سکولونه تعلیمی ادارے په

دهشت گردئی کښې تباه شوې دی، نن هم په سوونو سکولونه داسې دې چې دا نان فنکشنل دی۔ جناب سپیکر! نن هم ډیر سکولونه داسې دې چې هغه د سکیورټی فورسسز په قبضه کښې دی، هغوی د خپل سکیورټی فورسسز چې کوم کار دے د محافظې، یعنی هغلته کښې سکولنگ نه کیږی هلته هغه سکیورټی فورسسز چې دی هغه د محافظې کار ترینه اخلې او منسټر لاء ته به زما دا خواست وی، چې هغه نوټس واخلی، او دا هاؤس که لږ په آرډر شی جناب سپیکر! میں اردو میں بتادوں، یہ ہاؤس اگر ان آرڈر ہو جائے جناب سپیکر! جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، میں نے کل بھی کہا تھا کہ جو لوگ آپس میں گپ شپ لگانا چاہتے ہیں، لابیز میں جایا کریں، یہاں پر آپس میں باتیں کرنے سے آواز بڑی تیز ہوتی ہے۔

جناب سردار حسین: صوبائی حکومت کے ترجمان صاحب آئے تو سارا Disturbance انہوں نے پیدا کی ہے، ان کو اپنے سیٹ پر بیٹھنا چاہیئے، ویسے بھی بہت کم اسمبلی آتے ہے اور جب آتے ہے تو اس طرح کرتے ہے جناب سپیکر، میں نے یہ جو انیس ہزار دکانوں کی بات کی، پینتیس ہزار لوگوں کا روزگار ان دکانوں اور ان مارکیٹوں سے وابسطہ تھا، کل میں نے وزیراعظم صاحب کے ٹویٹس بھی بڑے غور سے پڑھے اور ان کی جو فاٹا ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے پالیسی سٹیٹمنٹ آئی، تو انہوں نے دس سالہ پلان دیا ہے جناب سپیکر، وہاں پر گھر بنانے کی ضرورت ہے اور جو بے گھر لوگ ہیں ان کو بے گھر نہیں ہونا چاہیئے، یہ ریاست کی ذمہ داری ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، ایک تعداد مرکزی حکومت نے اپنی Manifestoes میں دی ہے، جب پرائم منسٹر صاحب نے اوتھ لیا، تو انہوں نے کہا کہ ہم پچاس لاکھ نئے گھر بنائیں گے، Appreciable، بنانے چاہیئں، جتنے زیادہ ہوں اتنے بنانے چاہئیں، جناب سپیکر، دس سالہ پلان میں یہ جو قبائلی علاقہ جات کے اربوں کھربوں کے جو ذاتی املاک کو نقصان پہنچا ہے، میں امید رکھتا ہوں کہ پچاس لاکھ گھر ضرور بنائیں، باقی پاکستان میں، لیکن جن قبائلوں نے غیرت کی ان کی ہندوستان یا دیگر ممالک کے ساتھ لڑائیاں ہوئی ہیں، وہاں پر وزیراعلی صاحب گئے ہیں، وزراء جاتے ہیں، ان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہیں، پاکستان میں ان کی Contribution کا ذکر کرتے ہیں، ان کی بہادری کا ذکر کرتے ہیں، ان کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہیں، دہشت گردی میں ان کے نقصانات کا بھی ذکر کرتے ہیں، لیکن جناب سپیکر، میں نے نہیں دیکھا کہ اس دس سالہ پلان میں، آیا وہ جو مسمار شدہ گھروں، دکانوں، مارکیٹوں اور اربوں کھربوں کے جو نقصانات ہوئے ہیں، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ مرکزی

حکومت یا صوبائی حکومت نے کوئی رقم مختص کی ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر! قبائلی علاقہ جات میں آج بھی لاکھوں لوگوں کے شناختی کارڈز بند ہیں، مجھے امید ہے کہ مرکزی حکومت صوبائی حکومت کے توسط سے جلد از جلد ان بلاک شناختی کارڈز کھولیں گے جناب سپیکر! جناب سپیکر، قبائلی علاقہ جات میں پورے پورے جرگے سلاٹر ہوئے ہیں، ذبح کئے گئے، پورے پورے علاقوں میں جو حجروں کے جرگوں کے مشران ہوا کرتے تھے، جناب سپیکر، جو پختون معاشرے کا ایک ورثہ تھا، جناب سپیکر، ہزاروں کی تعداد میں لوگ شہید ہو گئے ہیں جناب سپیکر، مجھے یہ بھی امید ہے کہ دہشت گردی میں شہید ہونے والوں کے ورثاء کے لئے بھی پیکیج کا اعلان کریں گے، جناب سپیکر، جناب سپیکر، یہاں پر مرکزی حکومت کی طرف سے این ایف سی ایوارڈ کا ذکر ہوا جس میں ہمیں War on terror کے نام پہ جو Percentage ملتا ہے جناب سپیکر اور میرے خیال میں ایک اندازے کے مطابق وہ 1% ہے اب وہ 39 ارب تک پہنچ گیا جناب سپیکر، مجھے یہ بھی امید ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن، پشاور ویلی، جنوبی اضلاع، ہزارہ ڈویژن، تمام صوبہ، تمام ملک دہشت گردی سے دہشت زدہ ہے، دہشت گردی نے ان کو نقصان پہنچایا ہے جناب سپیکر! لیکن خصوصاً قبائلی علاقہ جات کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے، مجھے یہ بھی امید ہے ان شاء اللہ کہ War on terror میں جو 1% ہمارے صوبے کو این ایف سی ایوارڈ کے مطابق ملتا ہے، ضرور مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ صوبائی حکومت War on terror کے شیئر سے وہاں کے لئے مختص کرے گی جناب سپیکر! جناب سپیکر، آپ یہ اندازہ کرے کہ ہمارا کیا مقصد ہے؟ پاکستان میں ایسا کونہ نہیں ہے، جہاں پہ Intentionally، ارادتاً موبائل فون سروس نہ ہوں، 3G اور 4G نہ ہوں، جناب سپیکر، پھر یہاں پر تو سوالات اٹھیں گے، کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ جب سارے ملک کے اداروں، منتخب حکومتوں، پولیٹیکل پارٹیز، سول سوسائٹیز تمام سٹیک ہولڈرز نے جب نیشنل ایکشن پلان بنایا اور ریاست کے تمام ریاستی ادارے، حکومتیں، سیاسی جماعتیں، سٹیک ہولڈرز اسی ایک چیز پہ متفق ہیں، اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ ہم دہشت گردی کا قلع قمع کریں گے، دہشت گردی کو ختم کریں گے، ہم دہشت گردی کے مخالف ہیں جناب سپیکر! پھر تو یہ پوچھنے اور سوچنے والی بات ہے کہ قبائلی علاقہ جات میں موبائل سروس کیوں Available نہیں ہیں؟ وزیرستان میں اعلان ہوا ہے دس پندرہ دن ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک شروع نہیں ہے، باجوڑ میں اس دن اعلان ہوا ہے، ابھی آپ ادھر گیلری میں کسی آفیسر کو کہو کہ وہ فون کرلے کہ کیا وہاں پہ یہ سروس بحال ہوئی ہے کہ نہیں، تو مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ وہ 3G اور 4G

سروس کی جو سہولتیں ہیں ان کو جلد از جلد بحال کر کے ان کو دینا چاہیئے، جناب سپیکر! قبائلی علاقہ جات میں صوبائی حلقوں کی تعداد بھی، یہ آپ دیکھیں پشاور سے لے کر ڈی آئی خان تک ایک صوبائی حلقہ، ڈی آئی خان سے لے کر پشاور تک، اب یہ کس طرح ممکن ہے، الیکشن کمیشن کو تو سوچنا چاہیئے تھا، اب ہمارا ادرہ ایف آر کوہاٹ ہے اس کو تو پشاور کے کسی حلقے میں شامل ہونا چاہیئے تھا، جناب سپیکر، اسی طرح ایف آر لکی، ایف آر بنوں اور ایف آر ڈی آئی خان ہے، تو جناب سپیکر، میں اس سلسلے میں تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ہم صوبائی حلقوں میں تعداد کے لئے ایک متفقہ قرارداد لے آئیں، تاکہ فاٹا کے علاقوں میں آبادی کو دیکھتے ہوئے صوبائی حلقوں کی تعداد 23, 24 تک ضرور پہنچنی چاہیئے اور جناب سپیکر، میں نے آبادی میں کمی کی جو نشاندہی کی اس پر بھی ضرور جواب آنا چاہیئے، جناب سپیکر، ہم سن رہے ہیں کہ نواں این ایف سی ایوارڈ ابھی Due ہے، 2016 میں ہونا چاہیئے تھا، ہم 3% کا سن رہے ہیں، جناب سپیکر! درانی صاحب نے ذکر کیا کہ ہمارے صوبے میں ہمارے ساتھیوں کی حکومت ہے، پنجاب میں بھی ان کی حکومت ہے اور مرکز میں بھی حکومت ہے، بلوچستان میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، جناب سپیکر، جو نواں این ایف سی ایوارڈ ہے اس کا آئینی اجراء ہونا چاہیئے اور 3% کا جو شیئر ہے اس کو یقینی بنانا چاہیئے، لیکن میں Addition کرنا چاہتا ہوں یعنی جب فاٹا صوبے کا حصہ نہیں تھا تو مرکز سے اس کو حصہ مل رہا تھا، جناب سپیکر! اب یہ سننے میں آ رہا ہے کہ مرکز وہ حصہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں، جناب سپیکر! اسی حصے کو شامل ہونا چاہیئے، ایسا نہ ہوں کہ انضمام سے پہلے والا جو حصہ مرکز سے فاٹا کو مل رہا تھا وہ حصہ مرکز اپنے پاس رکھے اور 3% باقی صوبوں کو کہے کہ وہ دے دیں، مرکز کا پہلے والا حصہ اس میں اس کو شامل ہونا چاہیئے، جناب سپیکر! اگر اس میں اور اضافہ ہو سکتا ہے، تو ضرور ہونا چاہیئے وہ حصہ تو مرکز کی طرف سے فاٹا کا اس سے پہلے تھا، جناب سپیکر! یہ بھی ایک تجویز ہے، اگر صوبائی حکومت کی توسط سے اس پہ عمل درآمد ہو تو میرے خیال میں فاٹا کے عوام کے لئے اچھا رہے گا، جناب سپیکر! عجیب مسئلہ یہ ہے کہ آٹھ ماہ ہو گئے ہیں آٹھ ماہ، پرنسپل اکاؤنٹ آفیسر کے حوالے سے اب بھی کنفیوژن ہے، یعنی صوبے کا حصہ بنا، چیف ایگزیکٹو بنا ہے صوبے میں ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اور یہ بھی پھر ہم سنتے ہیں کہ تین محکموں کا اختیار گورنر کو ملا ہے تو کون سے آئین کے تحت جب صوبے کا آئینی چیف ایگزیکٹو موجود ہے، آئین میں چیف ایگزیکٹو کے اختیارات متعین ہیں، گورنر کے اختیارات بھی متعین ہیں، اب ایک فرد یا ایک پارٹی آئینی اختیارات ایک فرد یا ایک گورنر کو کس طرح تفویض کر سکتے ہیں، جناب سپیکر! اس کی وضاحت ہونی چاہیئے اور ہم دیکھ

رہے ہیں کہ وہاں اختیارات کے حوالے سے تقسیم بالکل موجود ہے، جناب سپیکر! میں صوبائی حکومت کے نوٹس میں یہ بھی لانا چاہتا ہوں، میں نے ایک دفعہ پہلے بھی فلور آف دی ہاؤس یہ بات کہی تھی کہ افغانستان سے جو تجارتی لیگل راستے ہیں جناب سپیکر! تجارت کے وہ قانونی راستے بند ہیں اور میں دہراؤں گا اپنی اسی بات کو جناب سپیکر! ہم سارے فوکس کر رہے ہیں کہ کس طرح ہمارے ایکسپورٹ میں اضافہ ہو، جب تورخم کا راستہ بند ہوگا، غلام خان کا راستہ بند ہوگا، چمن کا راستہ بند ہوگا تو ایکسپورٹ کس طرح ہوگی، جناب سپیکر! لیکن جناب سپیکر جو سمگلنگ کے راستے ہیں یہ میں فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں، فلور آف دی ہاؤس کہ جو سمگلنگ کے راستے ہیں روزانہ ایک ایک ٹرک سے چوبیس چوبیس لاکھ روپیہ لیا جا رہا ہے، جناب یہ کہاں جا رہا ہے، اس کا ہمیں جواب چاہیئے یہ جو ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہاں پہ تحصیلدار، اے پی اے اور نیچے جو صوبیدار، جونیئر کلرک کتنے کتنے پیسے لے کے لگائے جا رہے ہیں جناب سپیکر! اور یہ عمل جاری ہے اس عمل کو روکنا چاہیئے، جو ہمارے بنوں کے ممبران ہیں، جو ہمارے ڈی آئی خان کے ممبران ہیں جناب سپیکر! Even جو ہمارے لکی کے ممبران ہیں، ہمارے پشاور کے ممبران ہیں جناب سپیکر! جناب سپیکر، اس پریکٹس کو بند ہونا چاہیئے اور اب یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ فاٹا میں جو ترقیاتی عمل ہوگا، ایریگیشن، سی اینڈ ڈبلیو اور پبلک ہیلتھ کے ڈیپارٹمنٹ Execution نہیں کریں گے، کون کریں گے جناب سپیکر؟ این ایل سی اور ایف ڈبلیو او، اب یہ عجیب بات ہے، جناب سپیکر! (مداخلت) اگر غلط ہے تو آپ جواب دے دو گے ناں، تحمل سے جناب تحمل سے آپ کی باری آئے گی، آپ جواب دو گے، اگر غلط ہے تو آپ اپنی باری پہ جواب دیں، جناب سپیکر! اس پریکٹس کو بند ہونا چاہیئے جناب سپیکر! یہ قومی وسائل ہیں، یہ پبلک پراپرٹی ہے اور ان اداروں کو بھی ہم اپیل کرتے ہیں کہ عوام کا اختیار عوام کے پاس رہنا چاہیئے، جناب سپیکر! ادارے اپنے اپنے Domain میں کام کریں اس کے پیچھے کیا محرکات ہوتے ہیں، اس کے بدلے پھر کیا کیا کام کیے جاتے ہیں جناب سپیکر! اور ان کے بدلے پھر کیا کیا کام لیے جاتے ہیں، جناب سپیکر؟ اس پریکٹس کو جناب سپیکر! یہ خطرے کی گھنٹی آپ نے بجائی ہے یہ تو میرے لئے بجنی چاہیئے کہیں اور سے جناب سپیکر! اب اس طرح نہیں ہونا چاہیئے جی۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> مہربانی کر کے وائنڈاپ کریں بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! بالکل میں تعلیم کے حوالے سے جناب سپیکر، میں ضرور، نہیں نہیں میں وائنڈاپ کرتا ہوں خیر ہے، جناب سپیکر! تعلیم کی وہاں پہ Focus کرنا چاہیئے اور پاکستان کی جو یونیورسٹیاں ہیں، میڈیکل کالجز ہیں، انجینئرنگ یونیورسٹیاں ہیں جناب سپیکر! ایک پوری نسل جو ہم کہتے ہیں کہ فاٹا کے جو غیور عوام ہیں تباہی سے دوچار ہیں، پاکستان اور بیرون ممالک میں جتنے بھی پروفیشنل ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹس ہیں وہاں پہ ان کے سکالرشپ کے لئے حکومت کو سفارتی ذرائع کے ذریعے سے مختلف ممالک سے بات کرنی چاہیئے تاکہ ان تمام طلباء اور طلبات کو ایڈمیشن ملیں اور وہ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے بڑے تحمل سے میری باتیں سنی، میں آپ کا بڑا لحاظ رکھتا ہوں جناب سپیکر! میں نے پچھلے دس سال میں اسمبلی میں اردو میں بات نہیں کی، میں پشتو میں بات کرتا ہوں، لیکن آپ کی خاطر میں اردو میں بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں آپ کا بے حد مشکور ہوں، (قہقہہ) میں آپ کا بے حد مشکور ہوں، بالکل تبدیلی ہے I am grateful Babak Sahib، شاہ محمد وزیر صاحب آنریبل ممبر۔

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے اس اہم موقع پہ اجازت دے دی چونکہ میرا تعلق شمالی وزیرستان اور ایف آر بنوں سے ہے اور اگر میں اس اسمبلی میں شمالی وزیرستان یا جنوبی وزیرستان کے حقوق پر خاموش رہ جاؤں تو شاید یہ میرے لئے مناسب نہیں ہوگا، جناب سپیکر! جس طرح مقررین نے وزیرستان کی اور سابقہ فاٹا کے حقوق کی باتیں کیں، یقیناً اس کو میں Appreciate کرتا ہوں اور اس کے جذبات کی قدر کرتا ہوں، لیکن پاکستان تحریک انصاف کی جو پچھلی صوبائی گورنمنٹ تھی اور وزیرستان پہ جب آپریشن شروع ہوگیا تو وزیرستان کے لوگوں نے بنوں کا رخ اختیار کیا تو میں کسی کو طعنہ نہیں دیتا ہوں، لیکن الحمداللہ اس وقت دو ہی حکومتی پارٹیاں تھیں جس نے اس عوام کی خدمت کی، اس میں ایک تحریک انصاف بھی شامل تھی، ہمارے چیف منسٹر اس وقت تین چار دفعہ بنوں گئے، ہم اس کے ساتھ تھے، میں اس تقریر کو زیادہ لمبا نہیں کرتا ہوں، 9 تاریخ پر ہمارے چیف منسٹر میران شاہ چلے گئے چونکہ وہاں کے ایم پی ایز نہیں ہیں، وہاں کے پارلیمنٹیرین نہیں ہیں، ان کا ترجمان نہیں تھا، موجودہ آزاد منڈی سے لیکر بنوں ائیرپورٹ، غلام خان اور شوال تحصیل تک، صوبائی اسمبلی میں، میں ان کا ترجمان ہوں، میرا ایک وزیر بھائی بھی یہاں موجود ہے، لیکن اس کا تعلق جنوبی وزیرستان سے ہے، جناب سپیکر! میں چیف منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جس طرح فراخدلی سے اس

نے جنوبی وزیرستان اور شمالی وزیرستان کے عوام کے مسائل سنے اور ان کے لئے Compensation کے جو اعلانات کیئے، میں اس پر بے حد مشکور ہوں اور ہم نے عوام کے سامنے جلسہ عام میں، یہ پہلی دفعہ تھی جب پاکستان بنا ہے یہ پہلی دفعہ وزیرستان میں جلسہ عام منعقد ہو گیا اور اس پر ہمارے وزیر اعلیٰ نے شوال تحصیل کی منظوری دے دی اور اس کی جو آئی ڈی پیز ہیں وہ آج بھی بے گھر ہیں اس کی فوراً واپسی کی ہدایات جاری کیں، جناب سپیکر! ایک کمزوری وہاں ہے، میں اس ایوان کے وساطت سے بتانا چاہتا ہوں، وہاں پر جو مردم شماری ہوئی ہے، قبائل آج کل بنوں میں، پشاور میں اور ڈی آئی خان میں آباد ہیں، اس وجہ سے اس کی مردم شماری کم ہوئی ہے، کسی کی غلطی نہیں ہے، لیکن قبائل اپنے گھروں میں موجود نہیں ہیں اس کا خیال ہونا چاہیئے اور ایک فیصلہ ہونا چاہیئے، تاکہ قبائل کو اپنا حق مل جائے، جناب سپیکر، سر! جس طرح تمام صوبوں نے اور وفاق نے این ایف سی کا 3% ایوارڈ ان کے لئے مقرر کیا ہے اس کو یقینی بنانا چاہیئے، کیونکہ یہ اس کی دوبارہ بحالی ہے وہ ایک تباہ حال علاقہ ہے اس کو فراخدلی سے فنڈ دینا چاہیئے، جناب سپیکر صاحب، جب ہم جا رہے تھے تو خاصہ دار اور لیوی فورس نے روڈ بند کیے تھے، ہم اپنے رواج کے مطابق وہاں ان کے جلسے میں ان کے جرگے میں شامل ہو گئے اور اپنے رواج کے مطابق ان کے ساتھ بات کی، ہم نے ان کو تسلی دی اور میں اپنے چیف منسٹر صاحب اور وزیر اعظم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہم نے ان کے ساتھ جو وعدے کیے تھے کہ کسی بھی لیوی فورس کو یا خاصہ دار فورس کے ایک سپاہی کو سروس سے نہیں نکالیں گے، باقی ایف سی آر کی جو ذمہ داری تھی ابھی وہ ختم ہو گئی ہے اس کی ڈیوٹی میں ضرور ترمیم ہو گی، لیکن وہ اپنی ڈیوٹی ان ہی علاقوں میں کریں گے اور اگر کوئی Overage ہے تو اس کا ایک بیٹا یا اس کا کوئی اور بندہ بھرتی کیا جائے گا، میں اس پر وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کا قبائل کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں، جناب سپیکر صاحب! اکثر قبائل بیرون ملک ملازمت کر رہے ہیں اور اس ملک کے لئے بہت پیسہ بھیج رہے ہیں جو ہماری معاشی ترقی کا ایک حصہ ہے، جس طرح بابک صاحب نے شناختی کارڈ کا مسئلہ بیان کیا، یہ ایک حقیقت ہے کہ وہاں کے عوام کے تقریباً پچاس فیصد شناختی کارڈ بلاک ہیں، تو اس کے لئے ایک قرارداد اس اسمبلی میں پیش کرنا چاہیئے کیونکہ وہ حج پہ نہیں جا سکتے، بیرون ملک نہیں جا سکتے اور راستے میں جو چیک پوسٹیں ہیں ان کو انتہائی تکلیف ہوتی ہے، جناب سپیکر صاحب! تحصیل رزمک اور تحصیل شوال، اگر میں یہ کہہ دوں کہ تحصیل شوال سویٹزرلینڈ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے تو یہ بے جا نہ ہو گا، اس میں سیاحتی مقامات کا تعین ہونا چاہیئے یہ پاکستان کا خوبصورت ترین علاقہ ہے جو

افغانستان کے بارڈر پہ ہے اور آخری تحصیل ہے تو اس کو سیاحتی مقام مقرر کیا جائے کیونکہ یہاں سے لوگ سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں تاکہ ہم اس سے استفادہ حاصل کر سکیں، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: وائنڈاپ کریں!

جناب شاہ محمد خان: قبائلی علاقہ جات میں جتنے بھی آپریشن ہوئے ہیں ان کے گھریں مسمار ہوئے ہیں وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت نے اس کے لئے ایک پیکج کا اعلان کیا ہے، اس پیکج کو فوراً ریلیز ہونا چاہیئے، کیونکہ اس سے قبائل میں بے چینی بڑھتی ہے اور اس سے پھر غلط لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں کیونکہ میرا تو افغانستان تک علاقہ ہے تو ایف آر جانی خیل جو Compensation سے رہ گئے ہیں اور جو Compensation ہے وزیرستان کی، اس کو بھی Compensation میں شامل کریں، کیونکہ یہ بھی وزیرستان کا حصہ ہے اور وزیر لوگ ہیں، میں اپیل کرتا ہوں اس اسمبلی کی وساطت سے کہ اس کو محروم نہ رکھا جائے اور اس کو بھی Compensation میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو شاہ محمد وزیر صاحب۔

جناب شاہ محمد خان: سی پیک جو ہمارے ملک کی ترقی کے لئے انتہائی اہم ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے، تو میں اسمبلی کی وساطت سے اپیل کرتا ہوں کہ سابقہ فاٹا کو بھی سی پیک میں شامل کیا جائے اور وہاں پر چند روز پہلے جو ہم نے دھرنا دیا تھا، ہمارے آٹھ بے گناہ بندے شہید کئے گئے تھے، ہمارے وزیر افغانستان میں بھی ہیں جیسے رفا، بیر بل کے علاقہ جات ہیں پکتیا پکتیکہ بیر بل، اس کی اپیل ہم نے دھرنا میں کی تھی اور اسمبلی کی وساطت سے بھی اپنی حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ افغانستان کے حکومت کے ساتھ بات کرے، کیونکہ افغان ملی آرمی نے ان کو شہید کیا تھا کیونکہ ان کے ساتھ پاکستان کے شناختی کارڈز تھے، اگرچہ ہمارا ایک بھائی وہاں ہے اور ایک بھائی یہاں ہے یہ ہماری قدرتی سیچویشن ہے، اور وہ اس طرح تھا کہ چار بندے جس میں بھائی تھے اور ان کو اپنی خواتین کے سامنے بڑی بے دردی سے قتل کیے گئے تھے، جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ اور ہماری جو اپیل ہے ان شاء اللہ یہ فلور، یہ اسمبلی اس پر ہمدردانہ غور کرے گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو شاہ محمد وزیر صاحب، ایک کال اٹینشن لے لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Miss Rehana Ismail MPA, to move her Call Attention Notice No. 269 in the House. Miss Rehana Ismail, MPA.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ صوبائی اسمبلی اس صوبے کا ایک سپریم اور باوقار ادارہ ہے اور یہاں سے ہی ترقیاتی بجٹ اور عوامی مسائل اور ان کا حل پیش ہوتا ہے، مگر نہایت بدقسمتی اور شرم سے کہنا پڑھ رہا ہے کہ اس اسمبلی بلڈنگ کے دونوں جانب گٹر کا گندہ پانی ابل رہا ہے اور یہ مسئلہ ایک طویل عرصے سے درپیش ہے، جس سے پورا ایریا گندگی اور غلاظت کا شکار ہے، خصوصاً پیدل اور موٹر سائیکل سوار حضرات کو انتہائی تکلیف کا سامنا ہے، لہذا اس اہم مسئلے کا نوٹس لیا جائے اور اسے فوری حل کیا جائے جناب سپیکر، یہ ادارہ ایک ایسا ادارہ ہے کہ صوبے کے تمام عوام کی نظریں اس ادارے پر ہوتی ہیں کہ ان کے مسائل حل کیے جائیں، لیکن یہاں پہ یہ مثال صادق آتی ہے کہ چراغ تلے اندھیرا، ہم سب ممبران تو چلو گاڑیوں میں آجاتے ہیں لیکن جو پیدل حضرات آتے ہیں جو اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین ہیں اور باقی جو راہگیر ہیں انہیں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے تو اس کو فوراً حل ہونا چاہیئے اور جب بارش ہوتی ہے تو ہمارے یونیورسٹی روڈ کا جو حشر ہے اور بی آر ٹی میں شاید سیورج نظام بھول ہی گئے ہیں، پورا روڈ جام ہوتا ہے یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس پہ خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Local Bodies. Mr. Shahram Khan Tarakai sahib!

جناب شہرام خان ترکئی (وزیر بلدیات): شکریہ جناب سپیکر! انتہائی Important issue ایم پی اے صاحبہ نے Raise کیا ہمیں اس سے اتفاق ہے، کیونکہ یہ ایریا کنٹونمنٹ میں آتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ہم نہیں کرنا چاہتے۔ یہ ایک سیریس ایشو ہے، ہم خود بھی یہاں سے گزرتے ہیں اور یہ آج کا نہیں ہے، میری انفارمیشن کے مطابق یہ اسمبلی کے سامنے سے جو ایک پل گزرتا ہے اس وقت بھی جب لاسٹ گورنمنٹ میں ہماری یہ کنسرن تھی، جب پانی کھڑا ہوتا تھا تو ہم کہتے تھے کہ یار اس کو اگر انڈر پاس بنا دیا جاتا، لیکن اس کے نیچے سے ایک نالہ گزرتا ہے اور اس کا ایک سیریس 'کنسرن' ہے، تو یہ برج جس وقت بنایا جارہا تھا اگر اسی وقت اس کو ایڈریس کر دیا جاتا کسی طریقے سے، تو شاید یہ مسئلہ کم ہو جاتا But even than that's a serious issue، پی ڈی اے کو میں نے Already کہہ دیا ہے کنٹونمنٹ ایریا ہے اور ان کے ان سے بات کریں گے کہ وہ کس طریقے سے اس مسئلے کا حل نکال سکتے ہیں یا پی ڈی اے اس کے ساتھ کیا مدد کر سکتا ہے یا ہماری کوئی اور ڈیپارٹمنٹ ہے، تو اس کو ہم ضرور دیکھیں گے اور ان شاء اللہ اس کا کوئی حل نکالیں گے، کیونکہ یہاں پہ پانی کی نکاسی کا کافی مسئلہ ہے، ویسے بھی جب بارش زیادہ ہو جائے تو پانی کھڑا

ہو ہی جاتا ہے، لیکن یہاں یہ ایشو ہے تو اس کو ہم ایڈریس کر رہے ہیں، اس کو ہم دیکھ رہے ہیں کنٹونمنٹ ایریا سے بھی ہم ڈسکس کریں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے اس کو جلد از جلد Resolve کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر بلدیات: ضرور جی!

جناب سپیکر: چونکہ اسمبلی ہے اور اس کے چاروں طرف تعفن ہے اور یہ پانی روڈز پہ آ رہا ہے، تو کوشش کریں کہ جتنی جلدی ہو سکے اس کا کوئی Solution نکل آئے۔

وزیر بلدیات: ضرور جی ضرور، جناب سپیکر تھینک یو۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر! انتظامیہ اس کا پہلے بھی چکر لگا چکے ہیں، لیکن اس کا کوئی حل نہیں نکلا، وزٹ کر چکے ہیں لیکن یہاں کا ابھی تک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے ابھی ایشورنس دے دی ہے، ان شاء اللہ حل نکلے گا۔ Inayatullah Khan Sahib, MPA, on the topic.

قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی کے لئے اقدامات پر بحث

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کا مشکور ہوں آج فاٹا کے اندر جو Damage infrastructure ہے اس کے اوپر گفتگو ہو رہی ہے، مجھ سے پہلے سردار حسین بابک صاحب اور اپوزیشن لیڈر نے تفصیل سے بات کی ہے، جناب سپیکر صاحب! یہ فاٹا ہمارا Erstwhile FATA ہے جو اس وقت ہمارے صوبے کا حصہ بن چکا ہے، یہ ہمارے اس ملک کا خط اول ہے، ڈیفنس لائن ہے اور فرنٹ لائن ہے یہ ہمیشہ سے اس ملک کی حفاظت کے لیے لڑتا رہا ہے اور تب ہی قائداعظمؒ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ ہمارا آپ کے اوپر (ٹرسٹ) اعتماد ہے، اس لیے ہم آپ کے ہاں آرمی نہیں بھیجیں گے بلکہ آپ ہی ہماری آرمی ہے، لیکن جو نائن الیون کا واقعہ ہوا ہے، اس کے بعد سب سے زیادہ جو علاقہ متاثر ہوا، وہ فاٹا ہے، پورے پاکستان کو متاثر کیا گیا ہے اور پورے پاکستان کو نقصان پہنچا ہے لیکن اس پوری War on terror کے دوران سب سے زیادہ نقصان فاٹا کو ہوا ہے اور اس کی جو پوری تفصیل ہے وہ تو حکومت کے پاس بھی Available ہے، ایف ڈی ایم اے کے پاس بھی Available ہے، لیکن میں ایوان کے ساتھ تھوڑے سے فیگرز شیئر کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کی گریویٹی کا پتہ چلے UNDP کے 2016 کی رپورٹ کے مطابق Militancy کے دوران فاٹا کے اندر کوئی 66989 گھر

مکمل طور پر Damage ہوئے ہیں اور Partially damage houses کی تعداد 38754 ہے، آپ اگر گوگل کریں گے تو یہ فگرز آپ کو نیٹ پہ بھی ملیں گے اور انہوں نے جو اندازہ لگایا ہے کہ ان گھروں کو کیسے کتنے پیسوں سے Rehabilitate کیا جائے گا تو ان کا اندازہ یہ ہے کہ -/32,996 ملین روپے اگر لگایا جائے تو ان گھروں کو Rehabilitate کیا جائے گا، جناب سپیکر صاحب! انہی اداروں کے فیگرز ہیں کہ کوئی ایک ہزار ایک سو پچانوے سکولز Damage ہو چکے ہیں جن میں سے سات سو سکول مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں، صرف جنوبی وزیرستان کے اندر کوئی دو سو چار سکول تباہ ہو گئے ہیں، جناب سپیکر صاحب! اگر آپ فاٹا کے اندر غربت کی Statistics اور کلین ڈرینکنگ واٹر کو دیکھیں گے تو پورے پاکستان کے ساتھ Comparison نہ کریں صرف ہمارے کے پی کے ساتھ Comparison کریں تو وہ بہت برے اور خراب حالت میں ہیں، جناب سپیکر صاحب! فاٹا کی جو ہماری Census ہوئی ہیں اس کے مطابق کوئی ایک کروڑ تک کے Around آبادی بنتی ہے اور یہ 27 ہزار مربع کلومیٹر علاقہ ہے اور یہاں کوئی 52.3% لوگ ایسے ہیں جو غربت کے لکیر سے نیچے رہ رہے ہیں، Poverty line کے نیچے رہ رہے ہیں اور ان کی جو آمدن ہے یہ Extreme poverty defies ہے کیونکہ 1.25 ڈالرز ان کی آمدن ہے تو یہ Extreme poverty ہے، یہ فاٹا کے لوگ ہیں کہ جو ہم سے بھی زیادہ، اس صوبے سے بھی زیادہ اس رحم پہ رہ رہے ہیں جناب سپیکر صاحب! جو کلین ڈرینکنگ واٹر، Unsafe water جو ہے وہ 58% لوگ ایسے ہیں کہ وہ Unsafe water پیتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ 49% لوگ ڈائیریا اور ٹائیفائیڈ وغیرہ کی بیماریوں میں مبتلا ہیں، جو فاٹا کے اندر Net enrolment ہے وہ 52.1% ہے جو کہ Rest of Pakistan سے کم ہیں خیبر پختونخوا سے بھی کم ہیں، جناب سپیکر صاحب! فاٹا کے اندر Overall literacy rate 33.3% ہے، 33% لوگ Literate ہیں اور ان میں خواتین جو ہیں وہ 7.8% ہیں، کوئی 7% یا 8%، کیونکہ جب فگرز 5 کراس کرتا ہے تو پھر وہ راؤنڈ بن جاتا ہے، جناب سپیکر صاحب! National average اس وقت 58% ہے، یعنی ہمارے ملک کا جو National average ہے وہ 58% ہیں، لیکن فاٹا کے اندر 33% لوگ Literate ہیں، جناب سپیکر صاحب! فاٹا کے اندر جو Maternal mortality ratio ہے وہ تین سو پچانوے ہے، یعنی ایک لاکھ ان ماؤں میں جن کے بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے تین سو پچانوے ایسے ہیں کہ وہ مر جاتے ہیں اور یہ Ratio خیبر پختونخوا کے لئے دو سو پچھتر ہے، یعنی خیبر پختونخوا سے بھی اگر آپ Compare کریں تو وہ تقریباً 100 points

ہم سے نیچے ہیں، جناب سپیکر صاحب! Youth un-employment 11.8% ہے، KP کا جو فگرز ہے وہ 5.6% ہے۔ یہ کچھ Statistics اور اعداد و شمار میں نے اس لئے اس اسمبلی کے اندر پیش کر دیئے ہیں کہ جب فاٹا کے حوالے سے بات ہوتی ہے تو پولیٹیکل پارٹیز بات کرتے ہیں جس طرح بابک صاحب نے کہا، میرے اور بابک صاحب ہمارے دونوں کی پارٹیوں نے فاٹا Marges کی حمایت کی ہے اور ہم نے اس وجہ سے FATA merger کی حمایت کی ہے کہ میں جس ضلع سے Belong کرتا ہوں وہ پاکستان کے اندر 1960 میں Merge ہوا ہے وہ اس وقت ایک ضلع تھا، اپر دیر اور لوئر دیر ایک ضلع تھا، لیکن اپر دیر اور لوئر دیر کے اندر اس وقت Three thousands سے زیادہ سکولز ہیں اور کوئی پچیس سے زیادہ کالجز ہیں، دو یونیورسٹیاں ہیں، دو یونیورسٹیز کے کیمپسز بن رہے ہیں اور میڈکل کالج بن رہا ہے ان کے اندر کیٹگری 'ڈی' کے بڑے ہاسپٹلز ہیں، لیکن پوری فاٹا کے اندر جو کہ 27 ہزار مربع کلو میٹر پر مشتمل ہے اور ایک کروڑ کے Around اس کی آبادی ہے اس پورے فاٹا کے اندر یونیورسٹی نہیں ہے، میڈیکل کالج نہیں ہے، دوسرے کالجز کی اتنی تعداد نہیں ہیں، جناب سپیکر! پورے فاٹا کے سکولوں کو ملا کے وہ اپر دیر اور لوئر دیر کے سکولوں کی تعداد کے برابر نہیں ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو Mainstream نہیں کیا گیا ہے، پچاس، ساٹھ اور ستر سال تک جب سے پاکستان بنا ہے وہ علاقہ غیر رہا، کوئی ملک ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنے جسم کے ایک حصے کو علاقہ غیر ڈیکلیئر کرے؟ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے ان کو ستر سال Minus کیا ہوا تھا، ہم نے ترقی کے دوڑ سے ان کو پیچھے رکھا ہوا تھا، ہم نے Intentionally ان کو وہاں پر Deprived رکھا ہوا تھا، اور UNDP وغیرہ کے جو Statistics ہیں اس کو اگر دیکھا جائے تو جو افریقی ممالک ہیں اس سے بھی فاٹا کی حالت بد تر تھی، اس لئے ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ ہمارے لوگ ہیں ان کو Merge کیا جائے، ہمیں جو Facilities ملتی ہیں وہ Facilities ان کو بھی ملے، جن قوانین کے تحت ہماری ٹرائل ہوتی ہے، انہی قوانین کے تحت ان کی بھی ٹرائل ہو، ان کی ٹرائل FCR کے تحت نہ ہوں، وہی لیگل پروٹیکشن ان کو بھی ملے، اس لئے ہم یہ چاہتے تھے کہ FATA merged ہو۔ جناب سپیکر صاحب! آپ اس کو سمجھتے ہیں اور حکومت کو بخوبی اس کا اندازہ ہو گا کہ Merger کے بعد جو Steps لینے تھے وہ اس تیز رفتاری کے ساتھ نہیں لئے جا رہے ہیں کہ جس کے نتیجے میں فاٹا کے لوگوں کا Confidence build ہو، انکا ٹرسٹ ڈیویلپ ہو، انسٹی ٹیوشنز کے اوپر ڈیویلپ ہو، حکومت کے اوپر ڈیویلپ ہو اور اس کے نتیجے میں فاٹا کے لوگوں کو Merger

کے فائدے اور ثمرات نظر آنے لگے، میرا خیال ہے یہ پراسیس بڑا تیز رکھنا ہوگا، آپ نے جو وعدے ان کے ساتھ کیے ہوئے ہیں، ان کے جو 30 ہزار کے Around جو لیویز اور خاصہ دار کے لوگ ہیں آپ ان کی سروس کو Protection دے دیں، آپ نے جو نئے خاصہ دار اور نئے ایمپلائمنٹ کی بات کی ہے اس کا آغاز کریں، الیکشن کا انتظار نہ کریں، آپ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ ان پر آئندہ دس سالوں کے دوران ایک ہزار ارب روپے آپ کے ڈیویلپمنٹ پر لگائیں گے، آپ این ایف سی کا 3% ان کو دیں گے تو جناب سپیکر! انتظار کس چیز کا ہے یہ سال تو گزر گیا ہے اس سال کے وہ ایک سو بلین روپے جو ہیں وہ تو ریلیز ہونے چاہیئے تھے اس پہ تو کام کا آغاز کرنا چاہیئے تھا، جناب سپیکر صاحب! یہ جو ہم نے ان کو اپنے ساتھ Merge کرنے کے لئے ان کو جو پیکجز اناونس کئے تھے ان پہ فوری طور پر کام کا آغاز ہونا چاہیئے تاکہ فاٹا کے لوگوں کا Confidence build ہو، جناب سپیکر صاحب! میں نے انگریزی ادب میں ماسٹرز کیا ہوا ہے لیکن میں پہلی مرتبہ یہ IDPs اور TDPs کے الفاظ سن رہا ہوں، یہ الفاظ کسی انگریزی ادب کے اندر مجھے نہیں ملے، یہ ہم نے خود Coin کر دیئے، TDPs, Tribally displaced peoples اور IDPs, Internally displaced peoples، ہمارے ملک کے اندر یہ Terminologies سامنے آئی ہے، تو ہم ان کو علاقہ غیر بھی ڈکلئیر Declare کرتے ہیں، ان کو اپنے ملک کے اندر مہاجر بھی کرتے ہیں، اس کا مطلب آسان اردو میں یہ ہے کہ وہ اپنے ملک کے اندر مہاجر ہیں، اس لیے کہ وہ اپنے ملک کے اندر مہاجر ہو چکے ہیں ان کے کاروبار تباہ ہو چکے ہیں ان کو Rehabilitate کرنا بڑا ضروری ہے، آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلی حکومت کے دوران پارلیمانی لیڈرز کا ایک وفد وزیرستان بھیجا گیا، ہم میران شاہ گئے اور ہم نے وہاں دیکھا کہ میران شاہ کے اندر پورے کی پورا بازار اور آبادی ملیا میٹ ہو چکی ہے اور مجھے اس وقت کے جو ہمارے اب نیشنل اسمبلی کے کرنٹ سپیکر ہے، انہوں نے مجھے بتا یا کہ افغانستان کی USSR کے ساتھ جو جنگ تھی میں اس وقت آیا تھا، یہ بہت بڑا Bustling اور ایک ایسا سٹی تھا کہ یہاں بہت بڑی بزنس ہو رہی تھی، ایک بڑا بزنس Hub تھا، لیکن اب ایک ویران ہے ایک کھنڈر ہے، گو کہ اس میں دکانیں تعمیر ہو چکی ہیں، مارکیٹیں تعمیر ہو چکی ہیں لیکن اس میں اب زندگی وہ نہیں ہے، تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ فاٹا کے اندر رونقیں لوٹ آئے، زندگی لوٹ آئے، اگر حکومت اس قسم کے اقدامات نہیں کرے گی، لوگوں کا Confidence build نہیں کریں گے، لوگوں کا ٹرسٹ ڈیویلیپ نہیں کریں گے، قانون کی حکمرانی کے جو وعدے آپ نے ان کے ساتھ کئے ہیں اور جو وعدے آپ نے ان کے ساتھ

ڈیویلپمنٹ کے کئے ہیں اور وہ آپ کرتے ہوئے نہیں دکھائیں گے تو لوگ مایوس ہوں گے تو پھر اس Mergerکا کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ یہ Backfire کرے گا۔ خدا نہ کرے اس کا نقصان ہو Thank you very muchجناب سپیکر صاحب۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب کے بعد کرلیں گے آپ۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب!آپ نے مجھے آج اس اہم موضوع پر بات کرنے کی اجازت دے دی، جناب سپیکر صاحب!آج چونکہ فاٹا کا انضمام ہمارے صوبے خیبر پختونخوا میں ہوگیا ہے اور اس صوبائی اسمبلی میں بیٹھے تمام ممبران اسمبلی، خواہ ان کا تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہو، ملاکنڈ ڈویژن سے ہو یا جنوبی اضلاع سے، جب تک ان کے نمائندے الیکشن لڑ کے یہاں پہ نہیں آتے، تو ہم سب کی ذمہ داری یہ ہے کہ قبائلی عوام کی نمائندگی کا حق ہم نے یہاں پہ ادا کرنا ہے اور اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت اہم موضوع ہے جس پر سب نے بات کی ہے، بلخصوص قائد حزب اختلاف صاحب، سردار حسین بابک صاحب اور عنایت اللہ صاحب نے تفصیل سے بات کی ہے، جناب سپیکر صاحب! فاٹا کے انضمام کا میں یہ سمجھتا ہوں کہ سابق وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب اور ان تمام سیاسی جماعتوں کو کریڈٹ جاتا ہے جنہوں نے اس کے حق میں جدوجہد کی ہے اور کچھ جماعتوں نے ضرور اختلاف بھی کیا ہے کیونکہ ان کے جو تحفظات ہیں ان کا اظہار بھی انہوں نے کیا ہے، لیکن فاٹا انضمام کے بعد اب یہ ذمہ داری چونکہ مرکز میں بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے اور صوبے میں بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے اور جس طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ عنایت خان صاحب نے بھی کہا ہے کہ وہاں ہمیں اب دوبارہ زندگی کی رونقیں بحال کرنا ہے اور اس نظام کو چلانے کے لئے تحریک انصاف پہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ فاٹا انضمام کے بعد وہاں کے لوگ محسوس کریں کہ ہمارا انضمام کا جو فیصلہ ہوا ہے اس سے وہ خوش ہیں اور ان کے اندر کوئی بے چینی یا غیر یقینی کی صورتحال پیدا نہ ہوں، جناب سپیکر صاحب!میں یہ سمجھتا ہوں کہ قبائلی عوام نے دہشت گردی کے خاتمے اور امن کی بحالی کے لئے جو قربانیاں دی ہیں ان کی مثال نہیں ملتی۔آپ دیکھیں کہ آپریشن کے دوران ان لوگوں کو گھر بار چھوڑنا پڑا، اپنے مال مویشی، مال و دولت اور گھروں سے بے گھر ہوئے اور میں ان لوگوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جب وہ قبائلی عوام بنوں اور دوسرے اضلاع میں آئے تو وہاں کے لوگوں نے جس کے پاس دو گھر تھے، انہوں نے

ایک گھران کے حوالے کیا، اس گرمی اور آگ برستی سورج میں انہوں نے ملک کے لئے اور امن کی بحالی کے لئے جس طرح وہ سختیاں برداشت کیں تو یہ قبائلی عوام کی پاکستان کے لئے بہت بڑی قربانی ہے اس سے پہلے یقیناً ایک عرصہ گزرا پاکستان بنے ہوئے غالباً تہتر سال ہو گئے اور جن سہولیات سے ہمارے صوبوں کے اضلاع مستفید ہو رہے تھے شاید وہ سہولیات قبائلی عوام کو نہیں مل رہی تھی اور اسی وجہ سے یہ جو انضمام ہوا ہے ہمیں ان کو فائدہ پہنچانا چاہیئے اور وہ محسوس کر سکے کہ صوبے میں انضمام سے ہم پاکستان کے دوسرے صوبوں کے شہروں اور اضلاع کی طرح اب ہم بھی مستفید ہونگے اور ہمارے مسائل بھی ہماری دہلیز پر حل ہوں گے۔ جناب سپیکر صاحب! اگر آپ دیکھیں تو اس میں سب سے بڑا مسئلہ چونکہ میں خود بھی جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے کہا ہے، اس وفد کے ساتھ میں بھی تھا جب ہم میران شاہ گئے تو وہاں پہ تمام بازار اور گھر مسمار تھے اور وہ لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے ان کے پاس سر چھپانے کی جگہ نہیں تھی، سب سے بڑا مسئلہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں پہ عدل کا ہے چونکہ وہاں پہ پہلے جو نظام تھا وہ کوئی اور تھا اور اب وہاں پہ عدل کا نظام کس طرح بحال کرنا ہے، یہ موجودہ حکومت اس کے بارے میں ہمیں وضاحت کرے گی کہ ہم نے جو نیا نظام لانا ہے اس میں کس طریقے سے ان لوگوں کو ایڈجسٹ کرنا ہے اور پھر دوسرا اہم مسئلہ سپیکر صاحب! وہاں پہ بندوبست کا ہے، محکمہ مال کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ کس طرح ان لوگوں کو، جو ان کی زمینوں کے حقوق ہیں وہ حکومت کس طریقے سے ان لوگوں کو دلوائے گی، بندوبست اور محکمہ مال کا نظام کس طرح وہاں پہ رائج ہوگا اور اسکے علاوہ جو اہم مسئلہ وہاں پہ بچوں کے تعلیم کا ہے چونکہ تمام سکولوں کی بلڈنگز گرادی گئی ہیں اور وہاں پہ ان کے بچوں کو سکولوں میں بٹھانے کے لئے سر چھپانے کی کوئی چھت نہیں ہے تو حکومت کو سب سے پہلے نظام تعلیم اور صحت نظام میں بہتری لانی چاہیئے اور پھر وہاں پر کھنڈرات بنی ہوئی سڑکوں کا تباہ حال Infrastructure ہے، اس میں حکومت کس طرح سے تبدیلی لائے گی اور اسکے اندر جس طرح پرائم منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ NFC کا 3% ہم فاٹا کو دیں گے تو کیا اس کو یقینی بنایا جائے گا 3% جو این ایف سی ایوارڈ کا فنڈ ہے؟ اور اس میں جو سابقہ فاٹا کو فنڈ ملتا تھا کیا اس کو بھی بحال رکھا جائے گا؟ یہ اس کے علاوہ 3% دیا جائے گا تو یہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک حکومت قبائلی عوام کو جو اس کے حقدار ہیں، جنہوں نے اس دہشتگردی میں بے تحاشا قربانیاں دی ہیں ان کو مستفید کرنے کے لئے جتنے بھی وسائل ان قبائلی عوام کے اوپر خرچ کیے جائیں، میں سمجھتا ہوں وہ کم ہے، جناب سپیکر صاحب! جس طرح وہاں پہ مردم شماری ہوئی ہے اور اس

وقت فاٹا کے بہت سے لوگ اپنے علاقوں میں موجود نہیں تھے تو ایک تو ان کو دوبارہ مردم شماری میں ان کا حق دیا جائے اور ساتھ یہ بھی حکومت وضاحت کرے کہ جس طرح یہاں پہ تین لاکھ پچیس ہزار کی آبادی پر ایک صوبائی حلقہ بنا تھا تو کیا وہاں پہ جو حلقہ بندیاں ہوں گی تو ان پہ کتنی تعداد ہو گی، کس تعداد کے مطابق، کس Ratio کے مطابق صوبائی حلقہ بندیاں ہوں گی، جناب سپیکر صاحب! جس طرح حکومت نے کہا تھا کہ سب سے پہلے وہاں پہ بلدیاتی انتخابات کا انعقاد ہو گا تو یہ بھی ہمیں بتایا جائے کہ بلدیاتی انتخابات کا انعقاد کب ہو رہا ہے؟ اور جلد از جلد اس کا بھی انعقاد ہونا چاہیئے، اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ ابھی ہماری خیبر پختونخوا میں فاٹا کا Merger ہو گیا ہے اور اس کا چیف ایگزیکٹیو وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ ہیں، وہ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ چیف ایگزیکٹیو ہونے کے ناطے یہ اختیارات اسی کے پاس رہنے چاہیئے اور اس میں گورنر صاحب کو مہربانی کر کے مداخلت نہیں کرنی چاہیئے تاکہ وہ اب صوبائی انتظامات کے تحت اس کو چلائے اور چونکہ چیف ایگزیکٹیو خیبر پختونخواہ کے ماتحت اب یہ پورا صوبہ آ گیا ہے اور جتنی بھی زیادہ سے زیادہ سہولیات قبائلی عوام کو ملیں گی، اتنا ہی ان کا اعتماد ہمارے صوبے کے اوپر بڑھے گا، تو میں انہی الفاظ کے ساتھ یہ توقع رکھتا ہوں کہ صوبائی حکومت زیادہ سے زیادہ قبائلی عوام کے اوپر توجہ دے گی۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر! آپ نے کہا اس کے بعد، پارلیمانی لیڈرز پہلے کر لیں اپوزیشن سے تو پھر ان کو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب کے بعد آپ کر لیں گے، دو آپ کی طرف سے ہوں گے ایک گورنمنٹ کی سائڈ سے آ جائے تو آپ اس کے بعد کر لیں سر! آپ کی طرف سے دو باتیں ہو گئی، شوکت یوسفزئی صاحب کے بعد آپ کر لیں، پہلے شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): نمبر نمبر ہے نا، ایک آپ بولیں ایک ہم بولیں گے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! پارلیمانی لیڈرز کو موقع دیں پھر ان کی طرف سے آخر میں ویسے ہی جواب آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں آخری نہیں ہے، میرے پاس لسٹ ہے، ٹھیک ہے جی۔

جناب شیر اعظم خان: یہ تو میرا برخوردار ہے۔ اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر، سابقہ فاٹا پر بات ہو رہی ہے، عرض یہ ہے کہ سابقہ Federally Administered Tribal Areas، جو Merger کرنے کے بعد ٹرائبل ڈسٹرکٹس کے نام سے پکارتے ہیں، بادل نخواستہ ہم نے یہ سیچویشن قبول کی ہے، بادل نخواستہ ہم تو اکثر حیران رہتے تھے، شوکت یوسفزئی صاحب ذرا ضرور آپ اس کو سنو کہ جو لوگ From among the Parliamentarian یا پولیٹیکل پارٹیز جس کا ٹرائبل ایریاز کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں ہیں نہ وہ رسم ورواج سے واقف ہیں نہ ان کے حالات سے واقف ہیں اور نہ ان کے پریکٹیکل زندگی سے واقف ہیں وہ اکثر ان کی قسمت کے ساتھ کھیلتے تھے، کھیلتے رہے ہیں پارٹی کی بنیاد پر، Individual، سیاسی فگرز کی بنیاد پر بھی، بہرکیف وہ معاملہ ہم اب نہیں چھیڑتے کیونکہ Merger کا فیصلہ ہو گیا ہے، لیکن فاٹا کے لوگوں نے جتنی تکالیف برداشت کی ہیں، Even at the time of creation of Pakistan، وہ بھی ریکارڈ پر ہے، کشمیر میں بھی قبائلی لوگ جنگ لڑ چکے ہیں، یہ بھی ریکارڈ پر ہے، ہمارا صرف ایک دشمن تھا، وہ* + تھا اور ایک بارڈر تھا وہ Eastern border تھا، ہمارا فکر نہیں تھا کسی کے ساتھ جھگڑے کی، کسی کے ساتھ مخالفت کی، کسی کے ساتھ جنگ کرنے کی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہم مغرب پر بھی لڑیں گے یا تیسرا فریق ایران کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات ٹھیک نہیں رہیں گے اب وہ صورتحال نہیں رہی کہ ایک Eastern border تھا اس کی ہماری پاک افواج ان شاء اللہ Protection کرتے تھے ساری قوم بھی ساتھ تھی، قبائلی اقوام اب بھی کسی صورت میں جب بھی پاکستان پر خدانخواستہ کوئی تکلیف آئے گی یا آئی ہیں، پیچھے نہیں ہٹے ہیں۔ میں وزیرستان سے ہوں، شاہ محمد صاحب نے Correct کہا کہ میں نارتھ وزیرستان کا بھی ہوں اور بنوں کا بھی ہوں، At the same time میں بنوں کا بھی ہوں اور ساؤتھ وزیرستان کا بھی ہوں، احمدزئی وزیر، اتمانزئی وزیر، بات سارے سابقہ فاٹا کی ہو رہی ہے لیکن میں صرف یہ کنکشن بتا رہا تھا کہ اگر فاٹا کو Merge کرنے کے وقت ایسے لوگوں کے ساتھ اس پر پہلے سے مشورہ لیتے تو میرے خیال میں شاید صحیح فیصلہ ہوتا اور لوگوں کے عین توقعات کے مطابق ہوتا اور پھر اتنی تکلیفات نہیں ہوتے جواب ہم سہہ رہے ہیں، جب Terrorism کے خلاف آپریشن ہو رہا تھا، ہم اس کے خلاف

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

نہیں تھے، ہم اس کے حق میں تھے، پاک فوج کو ہم سلام کرتے ہیں کہ بہت شہادتیں پیش کیں، بہت تکلیفات، بہت نقصانات ہوئے، ہمارے جوان شہید ہوئے، ہمارے عزیز واقارب لاکھوں کے تعداد میں شہید ہوئے لیکن فوج بھی ہزاروں کی تعداد میں شہید ہوئیں، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، ہمارے بیٹے ہیں، ہماری جان ہے، عرض صرف یہ ہے کہ جب آئی ڈی پیز آرہے تھے، سب کو یاد ہوگا کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ساؤتھ وزیرستان کے محسود لوگ اکثر اور وزیر ادھر آکر، مطلب ہے They were taking refugee thereاور نارتھ وزیرستان والے بنوں میں تو مسٹر سپیکر! آپ یقین نہیں کریں گے کہ اس وقت ہمارے وہ بھائی جو نارتھ وزیرستان، ساؤتھ وزیرستان، اسی طرح خال، مہمند، باجوڑ سب سابقہ قبائلی ایجنسیوں کا ہوگا لیکن خاص کر بنوں، نارتھ وزیرستان اور ڈیرہ اسماعیل خان ساؤتھ وزیرستان کے حوالے سے میں بتا رہا ہوں اور یہی بات میں نے پرائم منسٹر یوسف رضا گیلانی کو گورنر ہاؤس میں جوائنٹ سیشن میں بتایا تھا کہ ہمارے ساؤتھ وزیرستان سے جو آئی ڈی پیز آرہے ہیں ان کو مقامی لوگ کرایہ پر گھر نہیں دے رہے تھے پولیس اس کو نہیں چھوڑ رہی تھی کہ تم لوگ دہشتگرد ہو، بنوں میں بھی یہی حال تھا کہ لوگ کرایہ پر مکان نہیں دے رہے تھے یہ تو سو میں سے پانچ فیصد ہی ایسے ہونگے جو دو گھر رکھتے تھے یا اپنا گھر اتنا بڑا رکھتے تھے کہ اس کو پناہ دے سکتے تھے اس کو Accommodation دے سکتے تھے، کوئی اس طرح بات نہیں تھی، وہ تمام گورنمنٹ کی طرف سے سپلائی ہوئی خیموں میں رہ رہے تھے گرمی اور سردی کی وہ تکلیفات ہمارے قبائلی لوگوں Tribesmen نے برداشت کئے ہیں۔ مسٹر سپیکر! ہم Better realizeکر سکتے ہیں محسوس کر سکتے ہیں وہ ناقابل برداشت ہیں اور اب اس کو ایک ایسے صوبے کے ساتھ Merge بھی کیا ہے جو وہ خود بھی خود کفیل نہیں ہے، ہمارے صوبے کے پاس وسائل، سورس بھی زیادہ نہیں ہیں اس صوبے کے ساتھ Merge کرنا، ایک پٹھان ہیں ایک بھائی ہیں کوئی بات نہیں ہیں ایک قوم ہیں لیکن بنیادی طور پر یہ انتہائی زیادتی ہوئی ہے یہ ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں Irrespective of the party affiliationکہ میری پارٹی کی پالیسی یا کسی دوسری جماعت کی پالیسی کیا ہے؟ ٹھیک ہے Merger کے حوالے سے میری پارٹی کی بھی پالیسی شاید ایسی ہی ہو لیکن میں بذات خود عرض کر رہا ہوں As a Wazir, as a Sher Azam کہ ہم کو نہیں سنا گیا ہماری بات نہیں سنی گئی قبائل کی بات نہیں سنی گئی ان لوگوں کی بات نہیں سنی گئی جو ادھر ہی رہتے ہیں اور ادھر ہی ان لوگوں نے رہنا ہے کم از کم اتنا ظلم ہمارے سامنے پہلے نہیں گزرا ہے نہ دیکھا ہے ہم نے شہید ذوالفقار علی بھٹو 1976ء میں،

یہ کتابوں والی بات نہیں ہے ہمارے سامنے گزرا ہے میں سروس میں تھا I was Assistant Political Agentاس وقت میں سروس میں تھا انہوں نے باجوڑ سے لیکر ساؤتھ وزیرستان تک طوفانی دورہ کیا تھا، سب ایجنسیوں کے لئے ایک ایک کروڑ Minus one lac اس وقت قانون یہ تھا، ننانوے، ننانوے لاکھ روپے یوسفزئی صاحب جناب سپیکر! ڈیویلپمنٹل ورکس کے لئے منظور کئے، ایک ایک کارخانہ جس طرح میران شاہ میں ماچس کا کارخانہ، ساؤتھ وزیرستان میں چمڑے کا کارخانہ وغیرہ وغیرہ ہر ایک ایجنسی میں ایک ایک کارخانہ اور ننانوے، ننانوے لاکھ روپے جو ابھی میں کہتا ہوں پانچ پانچ ارب سے بھی وہ زیادہ ہیں۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو جانتا تھا کہ یہ ہمارے بارڈر پر Front line force ہے، ہمیں ادھر کسی بھی فوج رکھنے کی ضرورت نہیں ہیں اور نہ رکھنے کی ضرورت تھی اور ان شاء اللہ اب بھی زیادہ فوج رکھنے کی ضرورت نہیں ہو گی، ٹھیک ہے ادھر میرے آنریبل جو لیڈرز، پارلیمانی لیڈرز یا ایم پی اے صاحبان ہیں وہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ یا دوسری دفعہ میرانشاہ گیا، ہم تو ادھر کے ہیں، ادھر کے رہنے والے ہیں، ادھر کے حالات ادھر کے تکلیفات ادھر کے سکنات ہم سے زیادہ کوئی اور نہیں جانتا Universal law ہے یوسفزئی صاحب کہ Rights never become old, Rights, never become old, آج ہم یہ سہہ لیں گے صوبے میں جوMergerہے لیکن کل کسی بھی وقت سال بعد پانچ سال بعد ہم یہ مطالبہ کریں گے کہ فاٹا کے لئے علیحدہ صوبہ دیا جائے، فاٹا کسی صورت میں گلگت بلتستان سے، آزاد کشمیر سے نہ آبادی میں، نہ سورسز میں کسی لحاظ سے کم نہیں ہیں، اگر ادھر صوبے بن سکتے ہیں تو فاٹا کیوں نہیں، جب سب معاملوں کا علاج، سب ضرورتوں کا علاج صرف یہی تھا تو وہIndependent، مسٹر اپوزیشن لیڈر، اگر آپ ذرا بات سنے آپ کی توجہ چاہتا ہوں کیونکہ آپ اپوزیشن لیڈر ہیں، میں کہتا ہوں کہ اگر اس وقت یہ بات سنی جاتی اور Independent صوبہ دیا جاتا، اپنا گورنر، اپنا وزیر اعلیٰ، اپنی اسمبلی، اپنے Administrative Secretaries, Chief Secretaryوغیرہ اپنے ایم پی ایز ہوتے تو آج یہ صورتحال نہ ہوتی کہ ہم فاٹا کو کیسے سنبھالیں گے، ہم اس کو کیسے ساتھ رکھیں گے؟ این ایف سی ایوارڈ، صوبے کا این ایف سی ایوارڈ 3% ہے اگر ادھر۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> پختون یار صاحب آپ۔

جناب شیر اعظم وزیر: Excuse me اگر ادھر جناب پختون یار صاحب تو ٹھیک ہے وہ ہنسا ہے وہ بنوچی بنوں کا ہے، وہ کیا جانتا ہے کہ فاٹا کیا چیز ہے، Merger یا غیر Merger سے کیا فرق پڑتا ہے، اس کو اس کا اندازہ نہیں ہوتا That can be اس کا وہ جانتا ہے، میں عرض کروں کہ جو ہو گیا سو ہو گیا ہے لیکن یہ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم کسی وقت بھی اپنے فاٹا کے Independent صوبے کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور کریں گے کیونکہ ہم جائز ہیں ہمارے حقوق پرانے نہیں ہوتے ان شاء اللہ فی الحال یہ ہے کہ Within the available circumstances and within the available sources maximum آپ لوگ یہ دے سکتے ہیں کہ جس طرح آپ این ایف سی ایوارڈ میں صوبے کے لئے Already 3% دے رہے ہیں تو سابقہ فاٹا کے لئے بھی کم از کم اتنا رکھیں کہ پھر ایسا نہ ہو کہ ہمارے صوبے کا جو خود بھی اس پر گزارا نہیں ہوتا اوپر سے اس کو بھی بٹھایا جائے پھر بڑی تکلیف ہو گی پھر یہ Merger نہ سنبھال سکے گا اور نہ ہضم ہو سکے گا؟ اس لئے میں کہتا ہوں ایک Realistic approach اس معاملے کو ہونا چاہیئے، Realistic approach، وہ چیزیں جو پہلے تھی وہ تو کبھی بھی نہیں ہو سکتی وہ مارکیٹیں وہ پلازے یا وہ ہال، جب میں 1976ء میں میران شاہ میں Assistant Political Agent تھا، دولت مند ترین علاقہ وہ تھا، اب وہاں صرف پانچ سے دس فیصد تک لوگ واپس آئے ہیں لیکن بقایا لوگ ابھی بھی کراچی، ایبٹ آباد، اسلام آباد، پشاور اور پاکستان کے دوسرے حصوں میں رہتے ہیں، یہ حقیقت ہے، عرض میری یہ ہے کہ فاٹا کو ایسا سابقہ فاٹا جو ٹرائبل ڈسٹرکٹس ہیں اس کو ایسی توجہ دینا چاہیئے تاکہ وہ At the same time اس کا جو War on terror کی وجہ سے نقصانات ہوئے ہیں وہ تو فی الحال پاکستان Restore نہیں کر سکتا لیکن کم سے کم مداوا ہو جائے Maximum مدد کی جائے ہر لحاظ سے، میں پرائم منسٹر آف پاکستان جناب عمران خان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ Frequently he has started visiting tribal districts لیکن At the same time میرا یہ بھی عرض ہے کہ بالکل اسی طرح کریں جس طرح شہید ذوالفقار علی بھٹو نے باجوڑ سے لیکر ساؤتھ وزیرستان تک طوفانی دورے کئے تھے اور ہر ایک ٹرائبل ڈسٹرکٹ میں وہی اعلانات کریں لیکن اعلانات اس طرح بھی نہ ہوں کہ پھر ہم کو ڈر ہو کہ کہیں یوٹرن نہ لیا جائے پھر تباہی ہو گی، مسٹر سپیکر ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں ادھر تو یوٹرن کی گنجائش ہے چلو Doesn't matter، لیکن فاٹا میں جس جس چیز کا اعلان کیا جائے اگر اس سے یوٹرن لیا گیا پھر میں کہتا ہوں کہ تباہی ہو گی سابقہ فاٹا کی بھی، At the same time ہمارے صوبے کی بھی، So this is why میری عرض ہے کہ اس چیز کو بڑا

Serious لیا جائے اور Hopefully کہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان اپنا دل بڑا کریں گے اور ہمارے سابقہ ٹرائبل ایریاز جو ٹرائبل ڈسٹرکٹس کے نام سے ہیں ان کی جتنی بھی ممکن ہو سکے، ان کا مالی اور خاص کر معاشی طور پر وہ جو ہمارے شہید ہوئے ہیں، ان کو تو واپس نہیں لا سکتے لیکن کم از کم مالی امداد معاشی لحاظ سے تو مدد ہو سکتی اور At the same time کہ ہمارے اپنے صوبے پر بھی بوجھ نہ ہوں، اس وقت تک جب ہم اپنا صوبہ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسٹر سپیکر! یہی صوبہ ہو گا، یہی لوگ ہوں گے، یہی Crème of the province ہو گی کہ ہم اپنا صوبہ بنا کر ان شاء اللہ رہیں گے اور پختون یار صاحب بھی چکر کے لئے کبھی کبھی آیا کریں گے، تھینک یو ویری مچ مسٹر سپیکر! السلام علیکم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات):</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ سب سے پہلے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے اپوزیشن کے لیڈر صاحبان کی جو کافی اچھے مشورے بھی دیئے ہیں اور میرے خیال سے اچھی ڈیبیٹ ہو رہی ہے اور اچھے نکات اٹھائے گئے ہیں اور میرے خیال سے ایک کنفیوژن جو لوگوں کے اندر تھی، شاید وہ بھی اب ختم ہو جائے گی، آپ نے بڑے اچھے نکات اٹھائے ہیں، آپ نے جو تباہ حال انفراسٹرکچر تھا اس کے حوالے سے آج ڈیبیٹ ہونی تھی لیکن بہت ساری چیزیں اس سے باہر بھی چلی گئی لیکن میں کوشش کروں گا کہ To the point کہ جس طرح آپ نے کہا ایجوکیشن، میں اس پر نہیں جاؤں گا، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جس طرح نکات اٹھائے گئے ہیں میرے خیال سے یہ جو Merger ہوا تھا اس میں بہت سارے پارٹیوں نے سپورٹ بھی کیا کچھ ایک دو نے اس کی مخالفت بھی کی لیکن شاید وہ مخالفت ان کی اپنے تحفظات تھے اور ظاہر ہے پولیٹیکل لوگ ہیں، ان کی مخالفت اپنی جگہ، لیکن میجارٹی نے اس کو سپورٹ کیا تھا اور جناب سپیکر چونکہ اگر فاٹا کو دیکھا جائے پندرہ، بیس یا پچیس سال سے اگر آپ اس کی تاریخ دیکھیں تو یہ لوگ سب سے زیادہ Suffer ہوئے ہیں، دنیا میں اتنا زیادہ کوئی Suffer نہیں ہوا ہو گا جس طرح فاٹا کے لوگ ہوئے ہوں گے اور یہ جو Merger کا فیصلہ ہوا ہے یہ اسی لیے ہوا تھا کہ ان کی جو تکلیفات ہیں، ان کی جو مشکلات ہیں یا وہ جس دہشتگردی سے گزرے ہیں ان کو وہاں سے نکال کر ایک ترقی کی راہ پر ڈالا جائے اور ان کی مشکلات ختم کی جائے، میرے بھائی نے بات کی، دو تین چیزیں جو بڑی Important ہیں جیسے ایجوکیشن کے حوالے سے انہوں نے بات کی، پرائم منسٹر صاحب گئے ہیں، جناب سپیکر! انہوں نے یونیورسٹی کا اعلان کیا تھا میں اس ایوان کو یہ

خوشخبری دیناچاہتاہوں کہ دوہزار کنال وہاں وزیرستان میں Identify کر دی گئی ہے جو وہاں کالج اور یونیورسٹی کے لئے ہوگی اور آج اس پر کابینہ میں ڈسکشن ہوئی ہے اور اس کے لئے پیسے بھی رکھ دیئے گئے ہیں تو آج سے اس کا آغاز بھی ہو جائے گا کہ زمین خرید لی جائے، توان شاء اللہ کنسٹرکشن بھی شروع ہو جائے گی، دوسرا جناب سپیکر! بابک صاحب بھی بیٹھے ہیں اس کو نیگٹیو میں نہ لیا جائے لیکن جو فاٹا کے لوگ ہیں جس طرح وہ متاثر ہوئے ہیں جس طرح وہاں پولیٹیکل پارٹیز اپنے دعوے کرتی ہیں تو تمام لیڈرز کو جانا چاہیئے جناب سپیکر! تاکہ وہاں پر جو لوگ خلاء پیدا ہونے کی باتیں کر رہے ہیں یا جس مقصد کے لئے Merger ہوا ہے جنہوں نے اس کو سپورٹ کیا ہے، توان تمام لیڈرز کو وہاں جانا چاہیئے یہ نہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ جی حکومت والے وہاں کیوں نہیں جارہے ہیں یہ سب کی ذمہ داری ہے اور اس کو اگر آپ دیکھیں تو پرائم منسٹر اتنی مشکلات اور مصروفیات کے باوجود کوشش کر رہے ہیں، ہمارے وزیراعلیٰ صاحب کوشش کر رہے ہیں، منسٹر جارہے ہیں، اور اس میں جو ایک ہزار ارب روپے لگانے کی بات ہوئی ہے یہ اسی لیے ہوئی ہے کہ ان کو At par کیا جائے وہ ترقی یافتہ ضلعوں کے برابر لایا جائے اور یہ اس سے زیادہ آگے نکلیں گے ان شاء اللہ، چونکہ سوارب روپے سالانہ ٹھیک ہے ابتداء میں مشکلات تھیں جناب سپیکر! ظاہر ہے آپ نے جو ایک سسٹم سے دوسرے سسٹم میں جانا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ارباب جہانداد صاحب خاموشی سے اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں جی۔

<u>وزیراطلاعات</u>: دا ارباب جهانداد صاحب کینو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ارباب جہانداد صاحب آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: یہ کافی مشکل ہوتا ہے کہ ایک سسٹم سے دوسرے سسٹم میں جاکر پھر اس کے لئے پورے انتظامات کر کے تو وہ جو چار پانچ مہینے، بالکل ہم مانتے ہیں اس میں آپ لوگوں نے بڑا کہا کہ جی اس میں کچھ نہیں ہو رہا ہے توان شاء اللہ تعالیٰ جس طرح بابک صاحب نے کہا یہ 3G، 4G اس کی بھی جگہ جگہ اعلانات ہو گئے ہیں، ان شاء اللہ یہ بھی بحالی کی طرف جارہے ہیں اور ساتھ ساتھ آج ایک اور خوشخبری میں دیناچاہتاہوں کہ Youth employment یا خود روزگار سکیم، جناب سپیکر! آج ہی کابینہ اجلاس میں اس کی بھی منظوری دے دی ہے اور اس کے لئے فنڈ بھی مختص کر دیا ہے تو 1.1 Billion ابتداء میں رکھے گئے ہیں یہ 2.5 Billion تک جائے گا اور اس میں دو لاکھ سے لے کر دس لاکھ تک ان شاء اللہ جو بھی وہاں اپنا کاروبار شروع کرنا چاہتے ہیں، چاہے وہ ڈاکٹرز ہیں یا وہ انجینئرز ہیں توان کے لئے وہ مختص کئے

گئے ہیں اور وہ ان شاء اللہ شروع ہو جائیں گے اور اسی طرح صحت انصاف کارڈ کا، آپ کو پتہ ہے 60 لاکھ 20 ہزار Hundred percent coverage اور اس میں یہ نہیں دیکھا گیا ہے کہ وہاں پر شیر اعظم وزیر صاحب ہیں یا سردار بابک صاحب ہیں یا کوئی اور ہیں یا ہمارے کوئی ہیں یہ نہیں دیکھا گیا، یہ پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے کہ Across the board سب کو وہاں صحت کی سہولت ملے گی اور اس کے علاوہ جناب سپیکر! صحت کی مد میں، میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں، کہ آج کابینہ کو بتایا گیا ہے کہ فاٹا کے لئے 48 Hours کے اندر Essential medicine خریدنے کے لئے کنٹریکٹ وغیرہ ہو جائے گا اور وہ میڈیسن وہاں پر ایک ماہ بعد ان شاء اللہ تعالیٰ پہنچ جائیں گی اور ہمارے فاٹا کے جتنے بھی Merged area کے اضلاع ہیں ان کو وہاں جناب سپیکر! جو ہاسپیٹلز ہیں وہاں پر ایمرجنسی میڈیسن کے علاوہ یہ 48 Hours کے لئے Essential Medicine Free دی جائیں گی اور اس میں بڑی مہنگی مہنگی دوائیاں بھی ہیں، اسی طرح جو فاٹا کے سپورٹس کے حوالے سے باتیں ہو رہی تھیں اس کو بھی وہ کر دیا گیا ہے، سات سٹیڈیم، چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ اس کے پیسے بھی آ گئے ہیں، تقریباً اس وقت تک چوبیس بلین میں سے میرے خیال میں ساڑھے سولہ بلین آ بھی چکے ہیں تو وہ تقریباً سترہ بلین کے قریب ہیں یہ بس ابھی فوراً لگنا ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ ان شاء اللہ جون تک اس پیسے کو لگائیں، کہیں اگر زمین خریدنی ہے تو زمین خریدی جائے گی، اگر کوئی پہلے سے کنسٹرکشن ورک ہو رہا ہے، ہاسپیٹلز ہو رہے ہیں یا پہلے سے جو Incomplete ہیں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جون تک ان سب کو کمپلیٹ کیا جائے کیونکہ ابھی اس کی چوتھی قسط بھی ملنے والی ہے، تو کافی پیسہ ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے یہ بھی مسئلہ حل ہو جائے گا، اسی طرح خواتین کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے کہ اگر قرضے دیئے جائیں تو خواتین کو بھی اس میں قرضے دیئے جائیں گے اگر کوئی ان پڑھ کوئی ٹائر شاپ، باربر شاپ بھی کھولنا چاہے وہ جو بھی کام کرنا چاہے ان سب کے لئے اجازت ہو گی، اسی طرح جناب سپیکر! باجوڑ اور یہ جو Duelization، شروع ہیں، ڈبل سڑکیں ہیں، اس کا بابک صاحب نے کہا کہ جی تمام ٹھیکے این ایل سی کو دیئے گئے ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہیں E tendering ہے، کوئی بھی اس میں حصہ لے سکتا ہے اور اس کے بغیر کسی کو ابھی تک اس طرح کے ٹھیکے ایوارڈ نہیں کئے گئے ہیں بغیر اس کے اور ان شاء اللہ شفافیت ہو گی اور جس طرح یہ مطمئن ہونا چاہیں، ہم ان شاء اللہ ان کے لئے حاضر ہیں، کسی قسم کی اس میں وہ نہیں ہو گا، جناب سپیکر! میں ایک اور عرض کروں کہ اس بہت بڑی بحالی کے لئے بہت بڑا پلان تیار ہو رہا ہے اس میں، میں اپنے تمام دوستوں سے

ریکویسٹ کرونگاکہ یہ بڑی آسان سی بات ہوتی ہے کہ جی دو مہینے گزر گئے ہیں کچھ نہیں ہوا،آپ کو پتہ ہے کہ اگر آپ یہاں Settled area کے اندر بھی یونیورسٹی یا کوئی بھی ادارہ اناؤنس کرے تو اس کا ایک پراسس ہوتا ہے اس پراسیس سے گزرتے گزرتے کچھ وقت لگتا ہے، لیکن یہ جو بات ہے کہ این ایف سی ہو گی نہیں ہو گی،این ایف سی میں 3% ملے گا نہیں ملے گا تو گورنمنٹ کی طرف سے اس اسمبلی میں یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی مانے یا نہ مانے یہ وزیراعظم کی کمٹمنٹ ہے کہ فاٹا کو 3% ضرور ملے گا،ان شاء اللہ اس میں کوئی دورائے نہیں ہو گی،جناب سپیکر! جو میرے بھائی نے ایک۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! اگر آنے والے وقت میں کوئی دوسرا صوبہ اس چیز سے انکار کرے تو پھر اس کے ساتھ آپ زبردستی کریں گے اس حکومت کو توڑیں گے ؟

وزیر اطلاعات: میں جناب سپیکر۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: مانیں یا نہ مانیں پر ہمیں کلئیر کریں۔

وزیر اطلاعات: اچھا، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: کیونکہ این ایف سی کا جو مشترکہ فیصلہ ہے وہ مکمل چار صوبوں کے لئے ہے باقی بھی ایسا کریں گے۔

وزیر اطلاعات: میں تو جواب دے رہا ہوں سر۔

قائد حزب اختلاف: پرویز مشرف کے وقت میں، میں نے صرف انکار کیا، تین صوبے راضی تھے۔

وزیر اطلاعات: سر، میں جواب دے رہا ہوں، میں جواب دے رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: تو اس کی آپ قانونی انداز سے وضاحت کریں اس پر بات کر لیں جی۔

وزیر اطلاعات: میں جواب دے رہا ہوں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! اگر آپ بلوچستان اور سندھ کو نکال بھی دیں تو فاٹا، خیبر پختونخوا اور پنجاب کے یہ سو بلین سے بھی زیادہ بن رہے ہیں، تو ٹل 128 دي کنه نو دا د سو بلین نه زیاتي دي نو ان شاء اللہ، دیکھیں یہ کمٹمنٹ وزیراعظم نے کی ہے کہ اگر پنجاب اور بلوچستان نہ بھی مانیں تو دیکھیں گورنمنٹ اور وزیراعظم پر ہمیں یقین ہے اور ہمیں یقین کرنا چاہیئے کیونکہ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ کرتے ہیں اور یہ انہوں نے دکھا بھی دیا ہے، جناب سپیکر! بلدیاتی انتخابات کی بات ہوئی، دیکھیں انسان کی اپنی کوشش

ہوتی ہے محنت ہوتی ہے اور اس کی نیت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستے کھولتا ہے تو میرے خیال سے ابھی تک تو ہمیں سمجھ آ جانی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ وزیر اعظم کے لئے راستے کیسے کھول رہے ہیں تو میرے خیال سے یہ تو اچھی بات ہے، اللہ تعالیٰ بارشیں بھی وقت پر کر رہا ہے اور برف باری بھی 38 سال کے ریکارڈ ٹوٹ رہے ہیں تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی (قہقہہ) دوسری بات جناب سپیکر! جو بڑی Important ہے جو بابک صاحب نے بھی کہی یہ جو انہوں نے بات کی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوشش کریں کہ آج ہی یہ ڈسکشن جو ایجنڈے پر آیا ہے اس کو آج Conclude کریں۔

وزیر اطلاعات: سر! یہ جو انہوں نے تجارت کی بات کی جناب سپیکر! تو دیکھیں ہر حکومت کی خواہش ہوتی ہے کہ ہماری تجارت بڑھے اور ہمارے ساتھ جو سب سے بڑا آسان ذریعہ ہے وہ افغانستان کا ہے اور سنٹرل ایشیاء کا ہے جناب سپیکر! پوری کوشش ہو رہی ہے کہ افغانستان کے ساتھ ہمارا اعتماد بحال ہو، پوری کوشش ہوگی اور ان شاء اللہ حالات اچھائی کی طرف جا رہے ہیں اور غلام خان روڈ ہے یا طورخم یا چمن ہے یہ Future میں تجارت کے لئے بہت بڑے Hub بن رہے ہیں، ان شاء اللہ اور یہ جو آج قبائلی بھائیوں کا Merger ہوا ہے ان کے لئے بھی اللہ کے فضل سے ایک موقع مل رہا ہے اور اس موقع سے سب کو فائدہ اٹھانا چاہیئے اور میرے خیال سے جو قبائلیوں کے ساتھ اگر کوئی زیادتی ہوئی ہے یا اگر مشکلات ہیں تو جناب سپیکر! یہ دو تین مہینوں کی بات نہیں ہے یہ پندرہ بیس سالوں کی بات ہے، اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ اس پہ نمک چھڑکنے کی بجائے ہم ان کے ساتھ دادرسی کریں، ان کی مدد کے لئے کھڑے ہو جائیں، یعنی جتنے بھی اپوزیشن لیڈر صاحبان ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ بھی جائیں اور ان کے ساتھ بیٹھیں بات کریں کہ Merger کیوں ہوا ہے، یہاں بیٹھنے سے اگر ہم صرف یہ کہتے رہیں کہ حکومت کچھ نہیں کر رہی تو اس سے مسئلہ تو حل نہیں ہوگا، مسئلہ تو تب حل ہوگا جب ہم سارے جا کر وہاں ان کے ساتھ بیٹھ کے ایشوز حل کریں اور میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب وائنڈ اپ کر لیں جی۔

وزیر اطلاعات: یہ بڑی زیادتی ہوگی کہ ہم یہاں بیٹھ کر یہ کہیں کہ جی وہاں الگ صوبہ بن جائے، میرے خیال سے الیکشن ہونے والے ہیں ان لوگوں کو یہاں آنے دیں، اگر وہ آپ سے مطمئن نہیں ہوں گے تو وہ اپنی آواز اٹھا سکیں گے، میرے خیال سے پوری قوم خوش ہیں، پورے جو قبائلی عوام ہے وہ خوش ہیں وہ فخر

کر رہے ہیں کہ ہم خیبر پختونخوا کے ساتھ شامل ہوئے ہیں اور ان شاء اللہ یہ گارنٹی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے باقی جتنا بھی موقع دیا، دس سال دیئے، پندرہ سال اور دیئے، ہم پوری کوشش کریں گے کہ قبائلیوں کی مشکلات ختم کریں ان کو ترقی کے ٹریک پر لائیں، ان کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں وہ زیادتیاں ختم کریں اور جو بابک صاحب نے کہا کہ گھر بار تباہ ہوئے ہیں، ان شاء اللہ جناب سپیکر! یہ حکومت کا پلان ہے کہ ان کو بحال کریں گے ان کے مکانات تعمیر کریں گے، جو بھی ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ جتنے آئی ڈی پیز ہیں، ان کی بحالی کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا ان شاء اللہ، بہت شکریہ سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> روی کمار صاحب۔

<u>جناب روی کمار:</u> بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں تھوڑی سی یہ Clarification کروں گا، ہمارے جو معزز شیر اعظم صاحب ہیں، انہوں نے ایک Word استعمال کیا* +اور * + Word استعمال کرکے کہا کہ یہ پاکستان کا دشمن تھا تو میں تھوڑی سی ان کو Clarification کر دوں کہ یہ جو Word * + ہے، یہ نہ صرف پاکستان کے جو ہمارے غیور * + ہیں اور دنیا میں بسنے والے غیور + *ہیں، ان کی بہت دل آزاری ہوئی ہے Because there is a difference between Hindu and India. اور میں ان کو میرے Respectable ہیں، دوسری دفعہ انہوں نے ایوان میں ایسی غلطی کی ہے اور ہمارے بڑے بھی ہیں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ ہماری* +کمیونٹی سے معافی مانگیں لیکن ان کو میں تھوڑا سا یہ بتانا چاہتا ہوں کہ There is a difference between India and + * کیونکہ پاکستان میں بھی * +کمیونٹی بستی ہے اور دنیا میں ہر جگہ * +کمیونٹی کے لوگ بستے ہیں، بھارت ہمارا دشمن ہو سکتا ہے لیکن * +ہمارا دشمن نہیں ہو سکتا، بھارت ہمارا دشمن ہو سکتا ہے لیکن ایک مسلمان ہمارا دشمن نہیں ہو سکتا، بھارت ہمارا دشمن ہو سکتا ہے لیکن ایک کرسچن کمیونٹی کا بندہ یا کرسچن کمیونٹی ہماری دشمن نہیں ہو سکتی، اس لئے میں ان سے کہوں گا کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں بلکہ اس کو ایکسپنج کیا جائے کیونکہ اس سے نہ صرف میری بلکہ ہماری تمام * +کمیونٹی کی دل آزاری ہوئی ہے، بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب شیر اعظم وزیر:</u> مسٹر سپیکر! بڑی مہربانی میں نے بڑے وضاحت سے ایسٹر بارڈر کہا، ایسٹر بارڈر پر یہ

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

تو ہمارے اپنے بھائی ہیں، ہمارے اپنے بیٹے ہیں جو پاکستان میں رہتے ہیں، میں تو ایسٹر بارڈر کی بات کر رہا ہوں، شرقی ایسٹر بارڈر پر جو * + ہیں، وہ ہمارا ازلی دشمن ہیں انڈیا، تو ہندوستان ہمارا ازلی دشمن ہے، پہلے بھی تھا، اب بھی ہے کل بھی یہ ہم کو آرام سے نہیں چھوڑیں گے، نہ دل سے پاکستان کو ابھی تک انڈیا نے تسلیم کیا ہوا ہے، یہ ہمارے بیٹے ہیں یہ ہمارا قطعاً غرض نہیں تھا کہ ادھر اقلیت۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شیر اعظم وزیر صاحب میں یہ * + Word expunge کرتا ہوں، اس کی جگہ اگر آپ بھارت یا انڈیا کہیں تو بہتر ہو گا۔

<u>جناب شیر اعظم وزیر</u>: میر امطلب ہندوستان کنہ، ہندوستان بھارت کا * +۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ Word انڈیا یا بھارت کا استعمال کریں، میں * + کا Word expunge کرتا ہوں۔

<u>جناب شیر اعظم وزیر</u>: بھارت کے ساتھ ہمارا بارڈر سینکڑوں کلو میٹر پر محیط ہے اس بارڈر کو ہم پروٹیکٹ رکھنے کے لئے ہمیشہ جنگ لڑیں گے جب تک۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شیر اعظم وزیر صاحب! آپ بار بار اس Word کو Use نہ کریں۔

<u>جناب شیر اعظم وزیر</u>: اچھی بات ہے ہندوستان۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب شیر اعظم صاحب آپ سینیئر لیڈر ہیں آپ نے پہلے بھی بار بار اس طرح کے الفاظ استعمال کئے میں آپ کو پھر کہوں گا کہ * + کی جگہ آپ انڈیا یا بھارت استعمال کریں تو بہتر ہو گا۔

<u>جناب شیر اعظم وزیر</u>: جناب سپیکر صاحب، میں نے بڑی وضاحت سے کہا کہ اس وقت ہمارا ایک بارڈر تھا جو اس کو ہم Unsecure سمجھتے تھے اور ابھی بھی سمجھتے ہیں اس بارڈر کی بات کی، ہندوستان میری غرض تھی ہندوستان، * + ہر گز نہیں، پاکستان میں جو * +، سکھ عیسائی سب رہتے ہیں، یہ سب ہمارے بھائی ہیں یا اور مذاہب کے لوگ یا جو اقلیت کے لوگ ہیں، یہ ہماری پارٹی پالیسی بھی ہے، ہماری ذاتی بھی ہے، ہر لحاظ سے ہم ان کی قدر کرتے ہیں اور ہمیشہ کرتے رہے بھی ہیں، ان شاء اللہ، لیکن اس نے شاید غلط سمجھا، اس طرح کوئی ایسی بات نہیں، ان شاء اللہ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شیر اعظم وزیر صاحب، ایک منٹ، ایک منٹ آپ ایک اور ممبر اپنے ساتھ لے جائیں ہمارے جو اقلیتی ایم پی ایز نے جو واک آؤٹ کیا ہے، اس کو منا کے لے آئیں آپ چلے جائیں جی، آپ ان کو

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

مناکے لے آئیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اب میں پھر بتاؤں گا کہ آپ سینیئر ہیں، آپ کو معذرت کا طریقہ آتا ہے، آپ ان کو منا کے لے آئیں، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! شیر اعظم خان یہاں میرے پاس بھی آ کر یہی کہا کہ * + کا لفظ مجھ سے غلط نکلا، میں ہندوستان کی بات کر رہا تھا اور میں * + کے اس پر خود بھی معذرت خواہ ہوں اور اس کے پاس میں خود جا رہا ہوں، وہ ہمارے بھائی ہے جس طرح حق یہاں پر ہمارا ہے اسی طرح اس ملک پر ان کا بھی حق ہے جس طرح ہم اس ملک کے لئے قربانی دیتے ہیں اسی طرح اقلیت والے بھی دیتے ہیں، تو اس کی عزت ہماری عزت ہے اور ہمارے اپنے مذہب نے ہمیں بتایا ہے کہ اس کو بھی اس طرح اپنے جان و دل سے رکھیں اور آپ کے فرائض میں بھی ہے، لہذا میں خود وہاں پر جا کر میں بھی معذرت خواں ہوں شیر اعظم خان کی طرف سے وہ خود بھی معذرت خواہ ہے، لیکن اس کا انداز اس طرح تھا کہ وہ Explain نہ کر سکا وہ ہندوستان کی بات کر رہا تھا، اس سے بات * + کی نکلی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین، وقار احمد خان، حمیرا خاتون صاحبہ۔ حمیرا خاتون کا مائیک آن کرے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں اس موقع پر حکومت کی توجہ اس اہم نکتے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ قبائلی اضلاع کا خیبر پختونخوا میں Merger کے بعد قبائلی اضلاع کی اولین ضرورت صحت اور تعلیم جیسی بنیادی سہولیات ہیں لیکن بدقسمتی سے حکومت ان اضلاع میں تھانوں اور پولیس سٹیشنوں کے قیام کو اولین اہمیت دے رہی ہے، قبائلی عوام شکوہ کر رہے ہیں کہ ہماری اولین ضرورت تھانے نہیں بلکہ تعلیمی ادارے اور ہسپتال ہیں اسی طرح سننے میں آ رہا ہے کہ بعض نئے اضلاع میں تعینات ہونے والے ڈپٹی کمشنرز کے دفاتر ماضی کے بندوبستی اضلاع کی حدود میں قائم کئے جا رہے ہیں جو کہ قبائلی اضلاع کے مکینوں کے ساتھ سراسر زیادتی ہے، اس سلسلے میں تجویز ہے کہ ہر ضلع میں ڈپٹی کمشنر، پولیس اور دیگر سرکاری محکموں کے ضلعی سربراہان اسی ضلع کے سابقہ ہیڈکوارٹرز میں ہی تعینات کئے جائیں تاکہ ضلع بھر کی عوام کو اس سلسلے میں ضلع سے باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان صاحب! آپ یہ پوائنٹ نوٹ کر لیں جی۔

محترمہ حمیرا خاتون: اسی طرح پولیس فورس کی بھرتی میں مقامی نوجوانوں کو ترجیح دی جائے اور پہلے سے

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

موجود خاصہ دار فورس کو ہی پولیس کا درجہ دیا جائے، تاکہ قبائلی عوام کو ریلیف فراہم کی جاسکے، آپ کی اجازت سے دو، تین اور نکات ہیں چونکہ گیس کا بھی ایشو چل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فاٹا سے Related ہے تو بات کر لیں فاٹا پر نہیں ہے تو پھر یہ فاٹا پر ڈیبیٹ ہو رہی ہے، جو فاٹا سے ہے آپ اس پر بات کر لیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر! فاٹا سے Related یہ ہے کہ درانی صاحب نے جو سوالات اٹھائے ہیں اگر اس کی ہارڈ کاپیز جوابات کی شکل میں ہمیں بھی مل جائے تو مہربانی ہو گی، دوسرا یہ کہ چونکہ فاٹا کا اایشو اپوزیشن کی طرف سے اٹھایا گیا ہے تو آپ کے سلطان خان صاحب نے کل بھی اس کو بڑا سراہا اور میں ان کی مشکور ہوں لیکن حکومتی بینچز سے بھی یہ درخواست ہے کہ وہ لوگ اپنے ایشوز اور اپنی تجاویز فلور پر لائیں اور اس کو ڈسکس ہونے کے لئے اپنے تجاویز اور رائے کا اظہار کریں، شکریہ۔

جناب بہادر خان: شکریه! سپیکر صاحب! لاء منسټر صاحب زما خیال دے چې ججان صاحبان هلته تلې دی خو د باجوړ هغه په تیمرګره کښې ناست دی د مهمندو هغه په چارسده کښې، زما خیال دے چې هلته کښې ورله ځائیږے کړیدے، داسې مختلف ځایونه چې هغه دلته کښې سیټلډ، لکه کړېدی، زه به دا اووایمه چې د ناوا کئې نه سرے تیمرګرے ته راځې نو هغې نه پیښنور ورته نزدې دے، دا غریب خلق دې کورئې وران شوے دے او تر اوسه پورې په عذاب شوی دی، چا ورله د زلزلو پیسې نه دی ورکړی چې کورئې وران شوے دے په دهشتګردئ کښې هغه پیسې د دې وخته پورے چا نه دی ورکړې د هر یو شې نه محروم دی، اوس ده دې نه محروم دا لکه مونږ ورته لږ په عجیبه غوندې انداز ګورو د باجوړ بنار په کالونئې کښې دسه شې کمے دے چې د باجوړ جج په تیمرګره کښې کښینئی، لکه هلته د یو تحصیلدار کور چې دے هغه دلته د چیف منسټر د کور نه غټ کور دے او غټه کالونی ده، تقریباً څه دوه سوه جریبه کښې ده، او بنګلې پکښې شته دے، ریسټ هاؤس پکښې شته دے، د ډپټی کمشنر غټې غټې بنګلې پکښې دی، زه اوس په دے نه پوهیږم چې په تیمرګره کښې څنګه کښینولې دے او دغه غریب خلق به دلته ده له څنګه راځې او ځائ په ځائ روکاوټونه دی، اوس هم هلته کښې هغه روکاوټونه شته دے چې کوم مخکښې د فوجیانو د آپریشن او یا د دهشتګردئ په حالاتو کښې لګولې وو، هغه بې ځایه روکاوټونه لرې کول،

ورسره دے ججانو صاحبانو ته مونږ ریکویسټ کوؤ چې هلته کښې هیڅ څه بد امنی نشته دے ښه ټهیک ټهاک امن و امان دے، ټهیک ټهاک هلته کښې کمانډنټ ناست دے، بریګیډئیر ناست دے هلته کښې غټه چهاونئ ده هلته ډی سی، اے سی ناست دے، تحصیلداران، ایډمنسټریټریو په هر څه ښه برابر دی، اوس دا ده چې صرف جج ته تکلیف دے، د جج هغې کښې د سکیورټی مسئله ده، نشه پکښې مسئلے، ټهیک ټهاک په کالونئی کښې ځائیږے شته دے د باجوړ ښار کښې، دغه شانتې په غلنئی کښې شته دے، دغه شانتې په خیبر ایجنسئی کښې شته دے، ټهیک ټهاک ئې هلته اولیږئی او هلته به کښینئ، دوې ته به خلق د شک په بنیاد نه ګورې، دا ځکه چې عمران خان تلے دے، عمران خان پکښې جلسه کولے شی، چیف منسټر ځې هغه پکښې کښیناستلے شی، زمونږ منسټران صاحبان ځې هغوی پکښې کښیناستلے شی، تر اوسه پورې یو Damage سکول جوړ نکړو، ده اووئیل چې په زرګونو سکولونه وران شوی دی، زما خو علاقه ده زه هم د باجوړ یمه، بنیادی د باجوړ یمه، دې غاړه او هغې غاړه مونږ ټول یو خلق یو، که زمونږکورونه وران شوی دی، که زمونږ سکولونه وران شوی دی، که دلته کښې یا هلته کښې یو غټ پراجیکټ راغلے دے چا آډټ تا آفسر نه دے پریښې چې ته لاړ شه او آډټ اوکړه، هلته روډ نشته دے، هلته سکول نشته دے هلته کالج نشته دے د یونیورسټئ اعلان ئې نه دے کړے، دا خو نورهم د هغوی د تلو سره مایوسی زیاته شوے ده، تاسو ته درخواست کوؤ چې مونږ دې ته د شک په بنیاد ګورو، دا تاسو نور هم دا شے ناکام کول غواړئ، که ناکام کول نه غواړئ ټهیک ټهاک امن و امان دے ججان صاحبان دې لاړ شې او د باجوړ په کالونئی کښې دې کښینی، مونږه ئې ذمه وار یو چې څه قسم پرابلم وی مونږ ته دې او وائې، مونږ تاسو سره یو، او هلته کښې به ځې او هلته کښې دې خلقو له انصاف ورکړې، دیخوا چې راځې نو د دوئی نه به خلق لږ یریږی هم، د فاټا خلق چې دې هغه د ججانو سره او د پولیسو سره نا آشنا دی، هغوې وائې چې دا څه ښاماران دې مونږه خورې، خوراک نه کوې انصاف دې ورکړی، انصاف له ئے اولیږئی او هغه ځائیږی ته وله اولیږئی چې هغې غریبو خلقو ته انصاف ملاؤ شی۔ صرف دا یو څو تجویزونه ما درکول د خدائې په خاطر

نور خو ستاسو نه هیڅ هم د کیدونه دی، مونږ چې اندازے ته گورو، تاسو هسې
څه وائې نو (قہقہے) څه به وائې او که وائې به، هیڅ هم درنه د کیدو نه دی،
%33بجټ ئې ورکړے دے څه شے ورکړے دے، پکار دا وه چې په دغه ځائې
اعلان کړے وے، چې یونیورسټی مې منظور کړه، میډیکل یونیورسټی مې
منظور کړله، زرعی یونیورسټی مې منظور کړله، دلته مې کالج، په هغه هسپتال
کښې خلق بے نوا پراته دی ډاکټران پکښې نشته، ډاکټر مې درله منظور کړو، د
ښار یو هسپتال دے په ټوله ایجنسئ کښې یو هسپتال دے په هغې کښې هم
ډاکټران نشته دے، په هغې کښې دوائیانې نشته دے، په هغې کښې سهولیات
نشته دے، دا هسې خبرې مو شروع کړی دی او کوئ، خدائې به ئې تیرے کړی،
دا کال وی که دوه وی تیر به شی (قہقہے) خو دا ده چې دا ججان د په دې
خلقو رحم اوکړی چې دا ججان کم از کم کالونئی ته لاړ شی زمونږ په دې صوبه
کښې د سیټل کیدو، د ضم کیدو مقصد دا وو چې دا زمونږ ورونړه دی، دا
زمونږ نه جدا نشی او دا زمونږ سره وی، نو د دې دغه یو تجویز مې درکولو چې
کم از کم په دې باندې فوری طور د غور اوکړی، تیمر گره ئې حل نه دے، تیمر
گرې له څوک نه راځی۔ چې جج صاحب له تیمر گره کښې ریسټ هاؤس ورکوئ
او په تیمر گره کښې دغه یو ریسټ هاؤس دے، پکار دا ده چې په باجوړ کښې د
پی اے صاحب د دفتر مخې ته بنائسته ریسټ هاؤس دے، دغه د ورله ورکړی،
ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: فیصل زیب خان!۔۔۔۔

(قطع کلامیاں وشور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ڈسکشن جاری ہے، The sitting is adjourned till 01:30 pm, Wednesday, 20th March, 2019.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 20 مارچ 2019ء دوپہر ڈیڑھ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)